ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۷ جلد: ۲۴
جولائی 2020 ذیقعدہ ۱۴۴۱

مسلسل اشاعت کے
57 سال

ختم نبوت زندہ باد

اللہ رسول محمد

امام آخر الزماں سے ملاقات

آہ! حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود

فتنوں کا مقابلہ کریں خطاب حضرت جالندھری مدظلہ

حضرت مولانا حافظ صغیر احمد کا سانحہ ارتحال

قادیانیوں کے سوالات کے جوابات

بہاولنگر میں قادیانیوں کی خلاف قانون سرگرمیاں

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۷ جلد: ۲۴

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد — حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی — مولانا مفتی حفیظ الرحمن
مولانا فقیر اللہ اختر — مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی — مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین — مولانا غلام رسول دینپوری
مولانا محمد اسحاق ساقی — مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ — مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال — مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

حضرت مولانا حافظ صغیر احمد صاحب کا سانحہ ارتحال	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم (قسط نمبر 4)	عبداللہ مسعود/مولانا غلام رسول	05
فضائل سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ از مسلم شریف	مولانا محمد شاہد ندیم	10
شادی بیاہ کے موقع پر دولہا کے لئے کی جانے والی دعا	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	13
فتنوں کا مقابلہ کریں..خطاب: حضرت جالندھری (آخری حصہ)	ضبط وتحریر: مولانا محمد بلال	14
امام آخرالزمان سے ملاقات	حکیم سید محمود احمد برکاتی	18

شخصیات

آہ! حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود	مولانا اللہ وسایا	21
حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری	// //	27
حضرت مولانا عبیدالرحمن ضیاء کمالیہ	// //	29
متفرق شخصیات	// //	31

ردقادیانیت

قادیانیوں کے سوالات کے جوابات	مولانا اللہ وسایا	33

متفرقات

تبصرہ کتب	مولانا اللہ وسایا	52
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54
بہاول نگر میں قادیانیوں کی خلافِ قانون سرگرمیاں	ہومیو ڈاکٹر محمد ایوب	56

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

حضرت مولانا حافظ صغیر احمد صاحب کا سانحہ ارتحال

۸ رجون ۲۰۲۰ء صبح حضرت مولانا حافظ صغیر احمد لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا صغیر احمد کی پیدائش یکم اپریل ۱۹۳۶ء دہلی میں ہوئی۔ بچپن میں قرآن مجید حفظ کیا۔ تقسیم کے بعد لاہور قیام پذیر ہوئے۔ سکول کی دس جماعتیں، ادیب عالم، پنجابی میں فاضل کا امتحان دیا۔ پھر مدینہ سٹیشنری انارکلی لاہور میں اپنے والد کا ہاتھ بٹانے لگے۔

۱۹۶۷ء میں حج پر تشریف لے گئے، تو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حجاز مقدس، سہارنپور اور حضرت شیخ الحدیث کی پاکستان آمد پر جہاں موقعہ ملتا، حاضر باش رہتے۔ اس دوران میں حضرت شیخ الحدیث نے آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔

چوبرجی میں آپ نے خانقاہ قائم کی۔ وہاں پر مسجد الاحسان اور مدرسہ قائم کیا۔ حق تعالیٰ نے فرمانبردار اولاد عطا فرمائی جو سب حافظ، عالم اور دین سے جڑے ہوئے ہیں۔ اب آپ کی تیسری نسل چل رہی ہے۔

حق تعالیٰ نے آپ کو قبولیت عامہ سے نوازا تھا۔ آپ کے قائم کردہ ادارہ کو آپ کے صاحبزادہ مولانا محمد انیس جنہوں نے مظاہر العلوم سہارنپور سے فراغت حاصل کی ہے، چلا رہے ہیں۔ موقوف علیہ تک معیاری تعلیم ہو رہی ہے۔ خانقاہی معمولات عمر بھر جاری رکھے۔ جمعہ کی حاضری، درود شریف کی مجلس غرض ہر طرف رونق ہی رونق ہے۔

حضرت صغیر احمد صاحب حضرت شیخ الحدیث کی نسبت عشق رسول کے انتقال کے صدقہ میں، عقیدہ ختم نبوت کے داعی ومبلغ تھے۔ اپنی خانقاہ، مدرسہ وجامع مسجد میں کئی کئی روز ختم نبوت پر بیانات کراتے۔ لاہور میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت سے سرفراز فرماتے۔ ابھی ۲۰۱۹ء میں جو کانفرنس وحدت روڈ پر منعقد ہوئی۔ علالت وشدید کمزوری کے باوجود ویل چیئر پر تشریف لائے۔ رات گئے تک سٹیج پر رہ کر سرپرستی فرمائی۔ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس پر خود یا اپنے بڑے صاحبزادہ کو ضرور بھیجتے۔ مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی کے تشریف لانے میں آپ کی مساعی کا بھی دخل تھا۔

حضرت شیخ الحدیث کے ناتے حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی سے بھی تعلق خاطر تھا، بلکہ جملہ متعلقین

حضرت شیخ الحدیث کے لاہور میں میزبان آپ تھے۔ حضرت مکی صاحب نے انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ کی ذمہ داری بھی آپ کے ذمہ لگائی۔ آپ ایک سمندر تھے مختلف سمتوں سے دریا آ کر آپ میں گرتے تھے۔ آپ ان سب کو اپنے اندر سمو لیتے تھے۔ آپ کا وجود مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے سایہ شفقت سے کم نہ تھا۔

ذاتی طور پر فقیر راقم کے تو وہ غائبانہ دعا گو و مربی تھے۔ ملاقات میں دیر ہو جاتی تو خود فون کر کے حاضری کا حکم دیتے۔ ان کے ابر کرم کی سخاوت کی یاد آتی ہے تو ایک ہوک سی اٹھتی ہے۔ وہ کیا گئے کہ جیسے سائبان شفقت لپیٹ دیا گیا ہو۔ آپ نے ملعون قادیان کی تردید میں ایک رسالہ تصنیف کیا: ”مرزا قادیانی کی کہانی اس کی اپنی زبانی، مرزا کے عقائد و کردار“ اسے بارہا وافر تعداد میں شائع کر کے اندرون و بیرون ملک تقسیم کرایا۔ حق تعالیٰ کا کرم تھا کہ ختم نبوت کے محاذ کو حضرت رائے پوری کی سرپرستی کا شرف تکوینی طور پر حاصل تھا۔ حضرت حافظ صاحب کی سرپرستی بھی اس تسلسل کا حصہ تھی۔ رب کریم ان کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین!

مولانا محمد اقبال حنیف کی رحلت

یکم جون ۲۰۲۰ء کو قصبہ گجرات ضلع مظفر گڑھ کے مدرسہ کنز العلوم کے بانی و مہتمم حضرت مولانا محمد اقبال حنیف وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا محمد اقبال حنیف ۱۹۴۴ء کو پیدا ہوئے، مخزن العلوم خانپور کے بانی اور جمعیۃ علماء اسلام کے امیر ثانی حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی کے ہاں آپ نے دورہ حدیث شریف مکمل کیا۔ آپ نے قصبہ گجرات میں کنز العلوم کے نام سے علمی خزانہ کی بنیاد رکھی۔ جو اس علاقہ کے لئے راس المال کا درجہ رکھتا ہے۔ آپ نے اپنی تبلیغی و تعلیمی لازوال جدوجہد سے علاقہ کے اہل اسلام عوام و خواص کی وہ خدمت کی جو مدتوں بھلانے سے بھی نہ بھلائی جا سکے گی۔

آپ ہمیشہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ رہے، اب بھی ضلع کے امیر کے مقام رفیع پر فائز تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ ہر اہم موڑ پر صف اول میں رہے۔ آپ صحیح معنوں میں عالم ربانی تھے، جن کے وجود مسعود سے حق تعالیٰ خیر و برکت کی بہت سی یادیں وابستہ فرما دی تھیں وہ کیا گئے کہ ایک عالم سونا ہو گیا۔ تاریخ میں دینی جدوجہد کے ایک سنہری باب کی تکمیل ہو گئی۔ حق تعالیٰ مرحوم کی اولاد کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنا دیں۔ آمین!

آپ شیخ الحدیث کے منصب پر فائز اور حضرت مولانا خلیفہ عبدالمالک قریشی کے مجاز تھے، ان کا اٹھ جانا علم و عمل کا اٹھ جانا ہے۔

اہمیۃ محبۃ النبی ﷺ فی حیاۃ المسلم

قسط نمبر:4

مصنفہ: عبداللہ مسعود: ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

نقوش کتاب

(اس کتاب میں سات فصلیں اور ایک خاتمہ ہے جن کی فہرست وخلاصہ مضامین درج ذیل ہے)

پہلی فصل:...... فضائل محمدیہ (ﷺ) کے بیان میں۔ دوسری فصل:...... آپ ﷺ کے امت پر احسانات اور آپ ﷺ کا امت کی بھلائی پر حریص ہونے کے بیان میں۔ تیسری فصل:...... محبت رسول ﷺ کے شواہد اور صورتوں کے بیان میں۔ چوتھی فصل:...... محبت رسول ﷺ کی علامات کے بیان میں۔ پانچویں فصل:...... آپ ﷺ کے جامع اوصاف وشمائل مبارکہ کے بیان میں۔ چھٹی فصل:...... آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور آپ ﷺ کی کامل اتباع کے بیان میں۔ ساتویں فصل:...... خیرالبریہ ﷺ کی اجمالی سیرت کے بیان میں۔ خاتمہ:...... (جس میں ترغیب ونصیحت ہے)۔

پہلی فصل ...... فضائل محمدیہ (ﷺ) کے بیان میں

اس فصل میں پانچ بحثیں ہیں۔

پہلی بحث: آپ ﷺ کی ذاتِ عالی کے تعارف اور محاسن کے بیان میں۔

دوسری بحث: محبت کے اسباب کے بیان میں۔

تیسری بحث: آپ ﷺ کے لئے قرآن پاک کے بیان کردہ تزکیۂ ربانیہ کے بیان میں۔

چوتھی بحث: آپ ﷺ کے شمائل مبارکہ اور شرافتِ نسب کے بیان میں۔

پانچویں بحث: آپ ﷺ کی (ہر عیب سے مبرّہ ومنزّہ) قوتِ عقل کے بیان میں۔

پہلی بحث: آپ ﷺ کی ذات عالی کے تعارف اور محاسن کے بیان میں (اس بحث میں چار باتوں کا بیان ہے)

پہلی بات: آنحضرت ﷺ کا ضروری تعارف اور آپ ﷺ کے شمائل مبارکہ کا ذکر مبارک

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:''واعلموا ان فیکم رسول اللّٰہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتّم ولکن اللّٰہ حبب الیکم الایمان و زیّنہ فی قلوبکم و کرّہ الیکم الکفر و الفسوق والعصیان اولٓئک ھم الراشدون (الحجرات:۷)'' ﴿اور جان لوکہ تم میں رسول ہے اللہ کا، اگر وہ تمہاری بات مان لیا کرے بہت سے کاموں میں تو تم پر مشکل پڑے، پر اللہ

نے محبت ڈال دی تمہارے دل میں ایمان کی اور اچھا دکھایا اس کو تمہارے دلوں میں، اور نفرت ڈال دی تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی۔ وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر۔﴾

اور دوسرے مقام پر یوں فرمایا: ”ام لم یعرفوا رسولھم فھم له منکرون (المؤمنون:۶۹)“ ﴿یا پہچانا نہیں انہوں نے اپنے رسول کو سو وہ اس وجہ سے اس کے منکر ہیں۔﴾

ان جیسی آیاتِ مبارکہ کو مدنظر رکھتے ہوئے بلاشبہ تمام عقلاء اور مکلفین پر واجب اور لازم ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کا مرتبہ و مقام پہچانیں اور آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ اور خصائل جلیلہ کو سمجھیں (اور ان کو مانیں)۔ پھر اس کی چند وجوہ اور علتیں ہیں۔ (جو تقریباً پانچ ہیں)

پہلی وجہ: یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے تمام بندوں کو رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے کا حکم فرمایا ہے چنانچہ فرمایا: ”فاٰمنوا باللّٰہ و رسولہ و النور الذی انزلنا واللّٰہ بما تعملون خبیر (التغابن:۸)“ ﴿سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا، اور اللہ کو تمہارے سب کام کی خبر ہے۔﴾

اس آیت مبارکہ اور دیگر آیات مبارکہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے چند مطالبے کئے ہیں۔ (۱): نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کا مطالبہ۔ (۲): نبی کریم ﷺ کی فضیلت و رفعت پہچاننے کا مطالبہ، کہ فضیلت و مرتبے میں اور رفعت و بلندی میں آپ ﷺ کے برابر کسی اور کو نہ گردانیں۔ (۳): اللہ تعالیٰ نے جو کمالاتِ نفیسہ کامل و مکمل طور پر آپ ﷺ کو عطا فرمائے ہیں انہیں پہچاننے کا مطالبہ (نیز ان میں کسی اور کو شریک وسہیم نہ سمجھیں)۔ (۴): نبی کریم ﷺ کو جن آدابِ کریمہ و پسندیدہ سے اللہ تعالیٰ نے مؤدب کیا انہیں جاننے کا مطالبہ۔ (۵): نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جس خلق عظیم اور اخلاق کریمہ و حسنہ کی صفت سے متصف فرمایا اسے سمجھنے کا مطالبہ۔ (۶): اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ میں جن محاسن اور جامع کمالات کو ودیعت فرمایا انہیں جاننے کا مطالبہ۔ پھر ان جملہ مطالبات سے مقصود یہ ہے کہ آپ ﷺ جن جواہرات عالیہ سے مرصع ہیں کائنات عالم کے کسی فرد اور کسی جنس کو ان میں آپ ﷺ کا شریک نہ بنایا جائے، اور نہ کسی کو آپ کے برابر قرار دیا جائے، اور نہ ہی کسی اور کو ان پر قیاس کیا جائے۔ کسی اور کو ان پر کیسے قیاس کیا جا سکتا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خصوصی کمالات سے امتیاز بخشا ہے، عمدہ خصائل سے مشرف فرمایا ہے، خلق عظیم کی بلندیوں پر پہنچایا ہے، احسن حلیہ سے سجایا اور ایسے خوبصورت سانچے میں ڈھالا جو کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ کو طرح طرح کی عجیب و غریب خصوصیات سے مختص فرمایا جو کسی اور کو نہیں ملیں۔ اپنی خصوصی توجہ مبارک سے آپ ﷺ کی تربیت فرمائی، اپنی خاص نگہبانی میں آپ کو رکھا اور حفاظت فرمائی۔ چنانچہ ان جیسے انعامات

کی یوں تذکیر اور یاددہانی کرائی! فرمایا: ’’الم یجدک یتیما فاٰوی، ووجدک ضالا فھدی، ووجدک عائلا فاغنی (الضحیٰ:۶،۷،۸)‘‘ ﴿بھلا نہیں پایا تجھ کو یتیم پھر جگہ دی، اور پایا تجھ کو بے خبر پھر راہ سجھائی، اور پایا تجھ کو نادار پھر غنی کردیا۔﴾

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تعلیم کی خود ہی تولیت فرمائی اور آپ کو پڑھایا جبکہ آپ ﷺ اُمی پیدا ہوئے۔ چنانچہ آپ ﷺ سے فرمایا: ’’اقرأ باسم ربک الذی خلق (العلق:۱)‘‘ ﴿پڑھئے! اپنے رب کے نام سے جس نے سب کو پیدا فرمایا۔﴾

دوسری جگہ فرمایا: ’’سنقرئک فلا تنسیٰ (الاعلیٰ:۶)‘‘ ﴿عنقریب ہم پڑھائیں گے تجھ کو پھر تو نہ بھولے گا۔﴾

تیسری جگہ فرمایا: ’’وعلّمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللّٰہ علیک عظیما (النساء:۱۱۳)‘‘ ﴿اور تجھ کو سکھائیں وہ باتیں جو تو نہ جانتا تھا اور اللہ کا فضل تجھ پر بہت بڑا ہے۔﴾

دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بندوں کو نبی کریم ﷺ کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا: ’’قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ و یغفرلکم ذنوبکم واللّٰہ غفور رحیم (آل عمران:۳۱)‘‘ ﴿فرمادیجئے! اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے تو میری راہ چلو۔ تاکہ محبت کرے تم سے اللہ اور بخشے گناہ تمہارے اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔﴾

دیکھئے! اس آیت مبارکہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی محبت کی سچی دلیل نبی کریم ﷺ کی اتباع کو ٹھہرایا اور قرار دیا ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: ’’فاٰمنوا باللّٰہ و رسولہ النبی الامی الذی یؤمن باللّٰہ و کلمتہ واتبعوہ لعلّکم تھتدون (الاعراف:۱۵۸)‘‘ ﴿سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر، جو کہ یقین رکھتا ہے اللہ پر اور اس کے سب کلاموں پر اور اس کی پیروی کرو۔ تاکہ تم راہ پاؤ۔﴾ یعنی اسی (اتباع) میں ہی تمہاری دنیوی واخروی سعادت مضمر ہے۔

مطالبہ: ان آیات مبارکہ میں آپ ﷺ کے اعمال اور آپ ﷺ کے اقوال واحوال مبارکہ دیکھنے اور معلوم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور تاکید کے ساتھ ان کا علم حاصل کرنے پر برانگیختہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی عادات شریفہ اور اخلاق عظیمہ کو جاننے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تاکہ آپ ﷺ کے نقش قدم پر آدمی چل سکے اور اس حوالے سے آپ ﷺ کا کامل متبع بن سکے۔ ہاں! جو احکام واحوال آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں یا جو آپ ﷺ کے طبعی افعال ہیں انسان ان کا مکلف نہیں۔ (جن کی تفصیلات کتب احادیث واصول فقہ وغیرہ میں ہیں۔)

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب کرام آپ ﷺ کے اقوال وافعال اور اعمال واحوال، اور اخلاق وآداب کی اتباع پر کامل حریص تھے، اور ہمہ وقت اس جستجو میں رہا کرتے تھے، اور اس فکر وتڑپ میں رہتے تھے کہ ہمارا ہر کام، اور ہر قول وفعل آپ ﷺ کی اتباع میں ادا ہو۔ بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ آپ ﷺ کی عادات شریفہ کی اتباع کے حریص تھے، اس لئے کہ شرفاء کی عادات دیگر انسانوں کی عادات کی نسبت بہت ہی شرفاء اور بلند وبالا ہوا کرتی ہیں۔ صحابہ کرامؓ کو یہ حرص کیوں کر نہ ہو کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس تو سید السادات ہیں۔ علیہ افضل الصلوات و التسلیمات۔ تو حضرات صحابہ کرام ہر وقت اس جستجو میں رہتے تھے (اور ایک دوسرے سے دریافت بھی کیا کرتے تھے) کہ آپ ﷺ کی نشست وبرخاست کیسے ہے؟ اور آپ ﷺ کیسے محو استراحت (نیند فرماتے) ہیں؟ اور آپ ﷺ کا خورد ونوش (کھانے پینے کا طریقہ مبارک) کیسے ہے؟ غرضیکہ ایک ایک ادا معلوم کرنے کی فکر میں رہتے تا کہ آپ ﷺ کی اقتداء کریں۔ بلکہ یہاں تک دیکھتے کہ کون سی چیز کھانے میں آپ ﷺ کو پسندیدہ ہے اور کون سی سی چیز ناپسندیدہ۔ (تو جن چیزوں کو آپ ﷺ نے پسند فرمایا صحابہ کرامؓ نے انہیں اختیار کیا اور جن چیزوں کو آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا صحابہ کرامؓ نے انہیں ترک کردیا)۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر یہ بات فرض اور لازم کردی کہ وہ نبی کریم ﷺ سے محبت اپنے باپ دادا، اور ازواج واولاد، اور کنبہ وقبیلہ، اور تجارت واموال کی محبت سے کہیں زیادہ رکھیں۔ اس کے خلاف کرنے والے کو (قرآن پاک کی مختلف آیات میں) عذاب وعقاب کی وعید اور دھمکی سنائی ہے۔ مثلاً ایک مقام پر ارشاد فرمایا: ”قل ان کان اٰباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال ن اقترفتموھاو تجارة تخشون کسادھا و مسٰکن ترضونھا احبّ الیکم من اللّٰہ و رسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربّصوا حتی یأتی اللّٰہ بامرہ واللّٰہ لا یھدی القوم الفٰسقین (التوبہ:۲۴)“ ﴿فرمادیجیے! اگر تمہارے باپ اور بیٹے، اور بھائی اور عورتیں، اور برادری، اور مال جو تم نے کمائے ہیں، اور سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو، اور حویلیاں جن کو تم پسند کرتے ہو! تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے، اور لڑنے سے اس کی راہ میں، تو انتظار کرو! یہاں تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم (عذاب کا)۔ اور اللہ نہیں ہدایت دیتا نافرمان لوگوں کو۔﴾

محبت کے اسباب: یاد رکھیں کہ محبت کے عموماً تین سبب ہوتے ہیں: (۱) جمال (۲) کمال (۳) نوال (کوئی آدمی کسی سے محبت رکھتا ہے تو اس کے محبوب میں ان تین اسباب میں سے کوئی ایک سبب

ضرور ہوتا ہے) مثلاً کوئی آدمی کسی سے محبت اس کی (۱) کرامت وشرافت، یا (۲) شجاعت و بہادری، یا (۳) حلم وبردباری، یا (۴) علم وفضل، یا (۵) تواضع وانکساری، یا (۶) عبادت وتقویٰ، یا (۷) زہد وورع یا (۸) کمالِ عقل، یا (۹) فہم کامل، یا (۱۰) نہایت خوبصورت آداب، یا (۱۱) حسن اخلاق، یا (۱۲) لسانی فصاحت، یا (۱۳) حسن معاشرت، یا (۱۴) حسن سلوک ونیکیوں کی کثرت، یا (۱۵) اس کی شفقت ورحمت وغیرہ صفاتِ کمال کی وجہ سے کرتا ہے۔

ذرا سوچیں اور غور وفکر تو کریں کہ اگر یہ مذکورہ صفاتِ کمالیہ اور اوصاف ومحاسن عالیہ کامل ومکمل طور پر کسی ایک ہستی میں مجتمع ہوں تو بتایئے! اس سے محبت کیونکر نہ کی جائے۔ کائناتِ عالم میں اور تاریخ انسانیت میں ان صفات کمالیہ سے متصف اور ان سے کہیں زیادہ جامع کوئی ذات اور ہستی ہے تو وہ ایک اور صرف ایک ہے ہمارے آقا ومولیٰ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ!۔ آپ ﷺ جیسی جامع صفات، اور محاسن وخوبیوں سے آراستہ وپیراستہ ہستی نہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی آئی، نہ تا قیامت آسکتی ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عظیم شکل وصورت عطا فرمائی، اور عمدہ حلیہ مبارک عطا فرمایا۔ اور طرح طرح کا پُر بہار حسن (جیسے اللہ نے چاہا ویسا حسن) آپ ﷺ کے مجسمہ میں ودیعت فرمادیا۔ یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ میں سے جو بھی آپ ﷺ کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوا تو کہہ اٹھا کہ نہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے آپ جیسا حسین وجمیل دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

مطالبہ: لہٰذا ہر مکلف انسان پر یہ واجب ولازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کے حلیہ مبارک، اور حسن وجمال، اور فطری محاسن، اور جسمانی وروحانی، اور قلبی وعقلی، اور علمی وعملی کمالات کا علم حاصل کرے۔ جس قدر محبوب کے محاسن وکمالات کی معرفت زیادہ ہوگی تو اسی قدر محبوب سے محبت میں بھی ترقی ہوجائے گی۔ (اور اسی پر دنیوی راحت اور اخروی نجات کا مدار اور قدرت کی جانب سے انتظام رکھا گیا ہے)۔

حلیہ مبارک: اب نمونے کے طور پر سیدنا حسن بن علیؓ کا واقعہ ملاحظہ فرمایئے!

چنانچہ سیدنا حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہؓ سے نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک کے متعلق دریافت کیا، اور وہ حضور اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک بہت ہی کثرت اور وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے، مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ ان اوصافِ جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی ذکر کریں تاکہ میں ان کے بیان کو اپنے لئے حجت اور سند بناؤں! اور ان اوصاف جمیلہ کو ذہن نشین کرنے اور ممکن ہو تو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کروں! جاری ہے!!

فضائل سیدنا حضرت عمر فاروقؓ از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

۱...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کو جب چارپائی پر رکھا گیا تو لوگ ان کے اردگرد جمع ہوگئے، دعائیں کرنے لگے اور تعریفیں کرنے لگے اور نماز جنازہ پڑھی، میں بھی انہیں لوگوں میں تھا، ابھی جنازہ اٹھایا نہیں تھا کہ اچانک ایک آدمی نے آ کر میرے پیچھے سے کندھے کو پکڑا تو میں گھبرا گیا میں نے دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے اور حضرت عمرؓ کے لئے رحم کی دعا کررہے تھے اور فرمارہے تھے مجھے سب سے بڑھ کر یہی پسند ہے کہ عمرؓ جیسے اعمال لے کر اپنے پروردگار سے ملوں۔ عمرؓ کا ہمسر تو کوئی ہے ہی نہیں اور اللہ کی قسم مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں ساتھیوں کے ساتھ ملائے گا۔ اس لئے کہ میں اکثر آپ ﷺ سے سنا کرتا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میں اور ابوبکر اور عمر اکھٹے آئے اور اکھٹے داخل ہوئے اور اکھٹے نکلے۔ (ج۲،ص۲۷۴)

۲...... حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ لوگ مجھ پر پیش کئے جارہے ہیں اور ان پر قمیصیں ہیں کچھ سینے تک ہیں کچھ کی نیچے ہیں، پھر عمرؓ گزرے ان پر اتنی لمبی قمیص تھی کہ زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ صحابہ کرامؓ نے تعبیر پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا! دین مراد ہے۔ (یعنی دین کا وافر حصہ ملے گا) (ج۲،ص۲۷۴)

۳...... حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمرؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ ایک پیالہ میرے پاس لایا گیا اس میں دودھ تھا۔ میں نے اس سے پیا یہاں تک کہ سیرابی میرے ناخنوں سے ظاہر ہونے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا حضرت عمرؓ کو دے دیا۔ صحابہؓ نے تعبیر پوچھی آپ ﷺ نے فرمایا علم (یعنی علم کا وافر حصہ ملے گا) (ج۲،ص۲۷۴)

۴...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا جس پر ڈول رکھا ہوا تھا تو میں نے ڈول کے ذریعے کنویں سے پانی کھینچا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر حضرت ابوبکرؓ نے ایک یا دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر ڈول بڑا ہوگیا پھر حضرت عمرؓ نے پکڑ لیا میں نے کسی بہادر کو نہیں دیکھا جو حضرت عمرؓ کی طرح پانی کھینچتا ہو۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کرکے بٹھانے کی جگہ پر لے گئے۔ (ج۲،ص۲۷۵)

۵...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا تو وہاں ایک عورت جنت کے کونے میں وضو کر رہی تھی میں نے کہا یہ محل کس کا ہے تو وہاں والوں نے کہا کہ یہ محل حضرت عمر بن خطابؓ کا ہے۔ مجھے حضرت عمرؓ کی غیرت یاد آ گئی، تو میں پشت پھیر کر چل پڑا۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ یہ سن کر رو پڑے اور ہم سب اس مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ قربان کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔ (ج۲،ص۷۲۵)

۶...... حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور آپ ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں موجود تھیں وہ عورتیں بلند آواز میں بہت زیادہ باتیں کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی تو وہ عورتیں پردہ میں دوڑ گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اجازت عطا فرمائی اور ساتھ ہی مسکرائے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ آپ کو مسکراتا رکھے (آپ کیوں مسکرائے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس بیٹھیں تھیں جب انہوں نے تیری آواز سنی تو پردے میں دوڑ گئیں۔ تو حضرت عمرؓ فرمانے لگے یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ وہ عورتیں آپ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمرؓ فرمانے لگے: اے اپنی ماں کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ تو وہ کہنے لگیں جی ہاں آپ سخت طبیعت و سخت مزاج ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اے عمر! جب تجھے شیطان راستہ پر چلتا ہوا ملتا ہے تو وہ راستہ بدل لیتا ہے۔ (ج۲،۷۲۶)

۷...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں مُحَدَّث (یعنی جن کے دل پر اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے) ہوا کرتے تھے تو میری امت کا محدث حضرت عمرؓ ہے۔ (ج۲،۷۲۶)

۸...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے تین باتوں میں اپنے رب کی موافقت کی۔ (۱) مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے کی (۲) عورتوں کے پردے کرنے کی (۳) بدر کے قیدیوں کے بارے میں۔ (ج۲،۷۲۶)

۹...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا عبداللہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے آپ کا کرتا مانگا کہ اس میں میرے باپ کو کفن دینا ہے تو آپ ﷺ نے کرتہ عنایت فرما دیا۔ پھر اس نے درخواست کی کہ آپ ﷺ میرے باپ

کا جنازہ بھی پڑھا دیں۔ تو آپ ﷺ اس کا جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمرؓ فوراً کھڑے ہوگئے اور آپ ﷺ کے دامن سے چمٹ گئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو اس کی نماز جنازہ سے منع فرمایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ’’استغفرلهم اولا تستغفرلهم ان تستغفرلهم سبعين مرة ‘‘ کہ آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں، اگر آپ ستر مرتبہ استغفار کریں تو بھی اللہ تعالیٰ ان کی بخشش نہیں فرمائے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تو ستر مرتبہ سے زیادہ مرتبہ دعا مغفرت کروں گا (تاکہ دوسرے کفار پر اثر پڑے شفقت کا اور بیٹے کی بھی دل جوئی ہوجائے گی) حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تو منافق ہے۔ بالآخر آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ’’ولا تصل علىٰ احد منهم مات ابدا ولا تقم علي قبره ‘‘ کہ ان منافقوں میں سے کوئی مرجائے تو ان پر کبھی نماز بھی نہ پڑھو اور نہ ہی ان میں سے کسی کی قبر پر کھڑے ہوں۔ (ج۲،۲۷۶) اور حضرت اسامہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دی۔ (ج۲،۲۷۶)

مولانا محمد احمد مظفر گڑھی کا وصال

۳۱؍مئی ۲۰۲۰ء کو مظفر گڑھ میں مولانا محمد احمد وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیه راجعون!

مولانا محمد احمد صاحب ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے، ۱۹۵۸ء میں لاہور جامعہ اشرفیہ سے فراغت حاصل کی۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسن، مولانا رسول خان، مولانا محمد ادریس کاندھلوی ایسے حضرات سے آپ نے دینی علوم پڑھے۔ ملک عزیز کی قدیم معروف جماعت تنظیم اہل سنت کے پلیٹ فارم سے تبلیغ اسلام، فقہ حنفی کی ترویج، بدعت کے انسداد اور سنت کی اشاعت کے لئے بھرپور جدوجہد کی۔ مولانا سید نور الحسن بخاری، مولانا دوست محمد قریشی، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، مولانا عبدالستار تونسوی، مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی، مولانا بشیر احمد الحسینی ایسے مناظرین کے آپ شانہ بشانہ رہے اور اب پھر ان کے ساتھ جا کر مل گئے۔ آپ نے حضرت مولانا شمس الحق افغانی سے بھی کسب فیض کیا۔ آپ ایک زمانہ میں تنظیم اہل سنت کے دارالمبلغین کی کلاس کے لیکچرار رہے۔ مظفر گڑھ میں آپ نے ایک دینی ادارہ فیض القرآن والحدیث کے نام سے قائم کیا۔ حفظ وناظرہ کے علاوہ علماء کی جماعت کو آپ مناظرہ کی تربیت بھی دیا کرتے تھے۔ غرض حق تعالیٰ نے آپ سے دین اسلام کی ترویج وتبلیغ واشاعت کا بہت کام لیا۔ عرصہ سے صاحب فراش تھے، وقت موعود اور اپنے خالق حقیقی کے بلاوا پر راہی عقبیٰ ہوگئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

شادی بیاہ کے موقع پر دلہا کے لئے کی جانے والی دعا

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱......حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی کے موقع پر دعا دیتے ہوئے فرمایا: ’’بارک اللہ فیک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر ‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ تمہیں اوراس شادی کو بابرکت کرے اورتم دونوں کو بھلائی پر متفق رکھے۔﴾

۲......حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو (کپڑوں پر زردرنگ کا نشان دیکھا اورفرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کی مقدار سونے (کے حق مہر) پر نکاح کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ’’بارک اللہ لک اولم ولو بشاۃ‘‘ ﴿ولیمہ کرو۔ اگر چہ ایک بکری کے ساتھ ہو۔ اللہ مبارک کرے۔﴾

۳......حضرت عقیل ابن ابی طالبؓ نے بنی جشم قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا ان سے لوگوں نے کہا ’’بالرفاء والبنین ‘‘تم خوشحال رہو اور تمہارے بیٹے پیدا ہوں۔ تو حضرت عقیل نے کہا کہ تم اس طرح کہو جیسے سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا ’’بارک اللہ فیکم وبارک لکم ‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ تم میں برکت دے اور تمہارے لئے مبارک کرے۔﴾

۴......نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سے کوئی عورت، خادم یا اونٹ (سواری) حاصل کرلے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے: ’’اللّٰھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذبک من شرھا وشر ما جبلتھاعلیہ ‘‘ ﴿یا اللہ میں تجھ سے اس کی بہتری اور اس کی خصلت کی بہتری کا سوال کرتا ہوں۔ جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اور تیری ذات کے ساتھ اس کے شر اور اس کی خصلت کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔﴾

۵......ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ نے کہا: اے اللہ! مجھے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ میرے والد ابوسفیانؓ اور میرے بھائی معاویہؓ سے نفع عطاء فرما۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے اللہ سے مقررہ اوقات، آثار، معلومہ اور تقسیم شدہ روزیوں کی دعا کی ہے۔ ان میں سے کوئی چیز بھی اپنے وقت سے پہلے اور اپنے وقت سے مؤخر نہیں ہوسکتی۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتی کہ: اے اللہ! مجھے جہنم اور قبر کے عذاب سے بچا تو تیرے لئے بہتر ہوتا۔

(عمل الیوم واللیلۃ ترجمہ ص ۱۷۸)

فتنوں کا مقابلہ کریں...... خطاب مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

آخری حصہ

ضبط تحریر: مولانا محمد بلال

مولانا لقمان علی پوری نے مرزائیوں کے خلاف زبردست تقریر کی۔ اب ہوا یہ کہ سیکرٹری قادیانی، کمشنر شیخوپورہ قادیانی، ڈپٹی کمشنر قادیانی تو سب مبلغ جیلوں میں بھر دیئے گئے۔ ایوب خان کہے کہ قادیانیوں کو کافر نہ کہو۔ ہم اس کو مان لیں تو پھر جینا کیا جینا ہے۔ پھر مسلمانی کیا چیز ہے۔ پھر تو آپ لوگ اسلام کو نہیں بچا سکتے اگر علمائے کرام ہی پھسل جائیں۔ اگر ایک عالم دین کے استقلال سے ہزاروں کا ایمان بچتا ہے تو ایک کے پھسلنے سے لاکھوں کا ایمان بھی ضائع ہوتا ہے۔

مولانا لقمان، حضرت لاہوری کے ہاں رات رہے۔ حضرت لاہوری صبح جب مراقبے سے فارغ ہوئے تو مولوی لقمان نے آگے بڑھ کے کہا کہ دعا کر دیجئے۔ فرمانے لگے تکیہ ساتھ لے کر جاؤ۔ مولانا لقمان کہنے لگے: حضرت میری ابھی شادی ہوئی ہے۔ ایک بچی ہے۔ آپ دعا فرما دیجئے۔ اس وقت سخت سزا چھ ماہ ہوا کرتی تھی۔ میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ تقریر پھر بھی کرنی تھی اور کیس بنا ہوا تھا۔ میں نے حضرت لاہوری کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ دعا فرما دیں۔ فرمانے لگے تکیہ ساتھ لے کر جاؤ۔ جب دو دفعہ کہہ دیا کہ تکیہ ساتھ لے کر جاؤ تو میرے دل میں یقین ہو گیا کہ سزا ضرور ہونی ہے۔ تو میں نے تکیہ لیا انجمن خدام الدین سے، تھیلا اٹھایا اور افسر کی عدالت میں پیش ہوا۔ افسر چھٹی پر تھا جو ریڈر تھا اس نے مجھے اگلے دن کی تاریخ دے دی۔ میں نے کہا بھائی تاریخ دیں بیس دن بعد کی۔ اس نے کہا: صاحب کہہ کر گئے تھے کہ اگلے دن کی تاریخیں دے دینا۔ فرمانے لگے: مجھے اور یقین ہو گیا۔ جب میں واپس آیا۔ حضرت نے مجھے دیکھا: فرمانے لگے: کیسے آ گئے؟ تو مجھے اور یقین ہو گیا کہ حضرت کو یقین تھا کہ مجھے سزا ہونی ہے اور میں آ کیسے گیا۔ میں نے کہا: حضرت! جج چھٹی پر تھا۔ کہنے لگے ٹھیک ہے۔ پھر اگلے دن مجھے چھ ماہ کی سزا سنائی گئی۔

میرے محترم دوستو! وہ دور آپ دوستوں نے دیکھا نہیں ہے۔ بہت ہی ابتلاءات کا دور تھا۔ پولیس بہت توہین سے پیش آتی۔ بعض پولیس والے وہ تقریر لکھتے تھے جو مبلغ کرتا بھی نہیں تھا۔ خیر وہ دور گزر گیا۔ آپ یقین کریں جتنے قوانین مرزائیت کے خلاف بنے، پارلیمنٹ کا فیصلہ، ہائی کورٹ کا فیصلہ، وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ، سپریم کورٹ کا فیصلہ۔ جتنے فیصلے ہوئے ہیں قادیانیوں کے خلاف ہوئے کہ یہ دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں، یہ ان بزرگوں کی قربانیوں کی بنیاد پر ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنے

بندوں کا امتحان لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بدر میں بھی امتحان لیا تھا۔ امتحان یہ تھا کہ گھوڑا ان کے پاس نہیں، تلوار ان کے پاس نہیں، کھانا ان کے پاس نہیں، نہ بچہ گھر رہا، نہ بوڑھا گھر رہا، نہ جوان گھر رہا۔ تو ظاہر بات ہے کہ ان حضرات کا آنا کفار کی اتنی بڑی طاقت ور فوج کے مقابلے میں جو ایک ہزار کی تعداد میں تھے اور نیزوں، تیروں، تلواروں سے سب آراستہ تھے۔ لیکن مسلمان بے دست و پا ہو کر آگئے تھے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی تھی۔ ہمارے ایک بزرگ فرماتے تھے کہ زمانہ تو وہ ہے جس میں حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ تھے اور مقابلے میں کفار تھے۔ جتنا مشرکین مکہ بغض رکھتے تھے، اتنا ہی آج ہم سے یہاں کے حکمران بغض رکھتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطاء فرمائی۔ اس وقت آئین اور قانون کے اعتبار سے قادیانی پوری دنیا میں غیر مسلم ہیں۔ یہاں بھی اور دنیا کے تمام ملکوں میں قانونی طور پر غیر مسلم ہیں۔ ان کا وجود کس قدر خطرناک ہے اس کا میں اور آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

میرے محترم دوستو! ہمارے ہاں پنجاب میں پنجاب فاؤنڈیشن ایک تعلیمی ادارہ ہے۔ عیسائی اسے پیسہ دیتے ہیں۔ جتنے پرائیویٹ سکول ہیں، جتنے بچے اس کے اندر پڑھتے ہیں، تین سو روپے فی بچہ ماہانہ ملتا ہے۔ ہمارے بہت سارے شہروں میں یہ فنڈ قادیانیوں کو دیا گیا ہے۔ قادیانی بچوں سے فیس نہیں لیتے۔ تین سو فیس پنجاب گورنمنٹ دیتی ہے۔ اس پر وہ اپنے ادارے چلاتے ہیں اور بچوں کو مرتد بناتے ہیں۔ بعض سکول ایسے بن گئے ہیں کہ نہ کاغذ، نہ قلم، نہ کاپی، بس بچے آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ ہر ایک کے آگے نیٹ کھول دیتے ہیں۔ اسی میں لکھائی ہوتی ہے، اسی میں پڑھائی ہوتی ہے۔ تمام مضامین ایسے ہی پڑھاتے ہیں۔ پھر وہ مرزا مسرور قادیانی کو بھی دیکھاتے ہیں، اس کی تقریر بھی سناتے ہیں۔ اب یہ بہت بڑی آزمائش ہے۔ یوں اگر کوئی مسلمان قادیانی ہو جائے تو یہ بڑی خوشی مناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے اثرات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھیں۔ لیکن بہرحال قادیانیوں کا اثر رسوخ گورنمنٹ کے اندر بہت زیادہ ہے۔

ہمارے ایک ساتھی ہیں ڈی ایس پی۔ وہ کہنے لگے مجھے کہ لاہور میں جو بم دھماکہ ہوا تو مجھے اس وقت پتہ چلا کہ جنہیں میں اپنے سے بہتر مسلمان سمجھتا تھا۔ وہ افسر اور اس جیسے بہت سارے افسر قادیانی نکلے۔ اب قادیانیوں نے اپنے آپ کو چھپا لیا ہے۔ ایک آدمی کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ لیکن نہ تو میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ قادیانی ہے، نہ آپ اسے قادیانی کہہ سکتے ہیں۔ یہ اتنا خطرناک ٹولہ ہمارے ملک پاکستان کے اندر موجود ہے۔

میرے محترم دوستو! قادیانی، بہائی، ذکری اور آغا خانیوں کو تو ایک صوبہ سے کچھ علاقہ دیا گیا۔ جو جو علاقہ ان لوگوں کو دیا گیا اس میں سب سے زیادہ مسلمان ان سے تنگ ہیں۔ انہیں مصلحہ کیا گیا ہے۔ یہ جتنا

جتنا علاقہ ان کو دیا ہے غیر آئینی طور پر دیا ہے۔ قانونی طور پر نہیں دیا جاسکتا۔ اس ملک کے اندر بہت فتنے ہیں۔ ایسے فتنے ہیں کہ آپ حضرات گمان نہیں کر سکتے۔ لیکن اس فتنہ کے مقابلہ میں آپ جتنے دوست بیٹھے ہیں، آپ اور آپ کے دوست، آپ کے رشتے دار اور آپ سے ملنے والے تمام ساتھی۔ اب آپ دوست حق کے حمایتی ہیں۔ حق کی حمایت کا جذبہ آپ لوگوں کو یہاں لے آیا۔ دین کی بات سننا، آپ کو یہاں لے آیا۔ آپ یقین کریں کہ حق کہنے کی توفیق اللہ رب العزت نے آپ کو بخشی ہے۔ ارادہ اللہ تعالیٰ نے بخشا، خیال اللہ تعالیٰ نے بخشا، نیکی کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے بخشی، جذبہ ایمان اللہ تعالیٰ نے بخشا، وسائل خرچ کرنے کے اللہ تعالیٰ نے بخشے، دین کی بات سننے کے لئے وقت اللہ تعالیٰ نے نصیب کیا۔ ہم اٹھتے، بیٹھتے، دین کی بات کرتے ہیں، حق کی بات کرتے ہیں، کفر سے نفرت کرتے ہیں، حق والوں کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی کامیابی کی دعا کرتے ہیں۔ یہ اس وقت کا جہاد اکبر ہے۔ حق پر ہونا اور حق والوں کے ساتھ ہونا۔ دل دماغ کی تمام لائنیں حق کی حمایت کے لئے ہر وقت حرکت میں رکھنا، یہ جہاد اکبر ہے۔ اللہ رب العزت اسے قبول فرمائیں۔

جتنے امت کے علماء، صلحاء اور مجاہدین، خاص طور پر افغانستان ہے، چیچن ہے، بوسنیا ہے، سوڈان ہے، ہمارا پاکستان ہے، ہمارا سرحدی علاقہ ہے اور جتنے بھی علاقوں میں مسلمان متحرک ہیں۔ کفر انہیں دبانے میں لگا ہوا ہے اور یہ انگڑائی لینے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ رب العزت ان کو صبر کی توفیق عطاء فرمائیں۔ اللہ رب العزت ان کے لئے بہتر آسائش اور سہولتیں پیدا فرمادیں۔ بہت سارے مسلمان مجاہد لاپتہ ہیں، گورنمنٹ کے پاس ہیں اور یہ بہت المناک بات ہے کہ جس کو چاہیں، جب چاہیں، جہاں سے چاہیں اٹھالیں۔ جب تک یہ نا چاہیں پتہ تک نہیں چلتا کہ بندہ کہاں ہے۔

ہمارے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی چناب نگر تشریف لائے تھے۔ تقریر میں فرمانے لگے کہ میں نے تقریر تو لمبی نہیں کرنی۔ میں نے صرف ایک بات کہنی ہے کہ ہماری حکومت قادیانیوں کی حمایت چھوڑ دے۔ یہ حمایت انہیں لے ڈوبے گی۔ میری ایک بات یاد رکھیں کہ یہ لائیں بے دینی، کچلیں دین داروں کو، لائیں بے دینوں کو۔ تو اللہ رب العزت یہ خطہ بے دینوں کو آپاشی کے لئے نہیں دیں گے۔ یہ حق والوں کو دے دیں گے یا اسے ختم کر دیں گے۔ اللہ رب العزت یہ خطہ حق والوں اور حق کے ساتھ رہنے والوں کو دیں گے۔ ایسا پلٹا لائیں گے اللہ رب العزت کہ حق والے اوپر ہو جائیں گے اور جو اوپر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نیکی کی توفیق دے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے آنے کو قبول فرمائیں۔

میں یہاں بہت عرصہ آتا جاتا رہا ہوں۔ اب تو بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ مجھے آپ نے کئی جگہ دیکھا

ہوگا۔ میں آپ کو پہلی دفعہ دیکھ رہا ہوں۔ ہم سب مل کر دعا کرلیں کہ قیامت کے دن ایسے ہی میدان محشر میں اکٹھے ہوجائیں۔ ایک دعا میں پڑھتا ہوں۔ حضور ﷺ ایک دعا مانگا کرتے تھے: ’’اللّٰھم جمعل خیر عمر اخرہ ‘‘ایک آدمی دنیا میں آتا ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے: ’’اللّٰھم جمعل خیر عمر اخرہ ‘‘جب عمر کا آخیر ہوجائے تو وہ لمحات بہتر کردے۔ گویا کہ بہتری میں موت آئے: ’’اللّٰھم جمعل خیر عمر اخرہ خیر عمل خواتمہ وخیر ایّامی ویوم القیامۃ اللہ العالمین ‘‘سب سے زیادہ خوش کن وہ دن ہو جس دن میں کھڑا ہوں اور آپ کا چہرہ دیکھوں۔ اللہ تعالیٰ موت اچھی کردیں، دنیا میں رفاقت اچھی کردیں اور جب اللہ تعالیٰ سے ملنا ہو تو یہ ٹوٹا، پھوٹا، بولنا، آنا، جانا، جلوس نکالنا، مظاہرہ کرنا، باتیں کرنا، حق کی حمایت میں اللہ رب العزت کو پسند آچکا ہو۔ اللہ رب العزت مسکرا کر دیکھیں اور ہم عیش سے جنت میں جائیں۔ آمین!

جامع مسجد اموی دمشق

’’مسجد کی وسعت اور شان شوکت کو دیکھ کر خلیفہ ولید ابن الملک کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ حرم کعبہ کے بعد دنیا میں سب سے بڑی مسجد لاہور کی شاہی مسجد ہے مگر اس کی وسعت صحن کے اعتبار سے ہے جہاں تک مکانیت (Covered area) کا تعلق ہے جامع اموی دنیا کی سب سے بڑی مسجد ہے (۱۹۶۹ء کی بات ہے)، اسی مسجد میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کے سر مبارک کا مدفن بھی ہے اس مقام پر بھی فاتحہ پڑھی۔ جہاں معرکۂ کربلا کے شہداء کے سر دفن ہیں، حضرت سیدنا امام زین العابدینؒ کے مصلّے کی بھی زیارت کی، اس مقام پر بھی صلوٰۃ وسلام پڑھا، جہاں حضور ﷺ کا موئے مبارک رکھا ہوا ہے، دمشق کی مسجد سے ایک نوجوان گائیڈ ساتھ ہولیا تھا، اس نے تمام مقامات کی زیارت کرائی۔ مگر ایک طرف عقیدت اور محبت کی بے پناہ شدت دوسری طرف اس کا دھڑکا لگا ہوا کہ سیّاح مجھے چھوڑ کر کہیں چلے نہ جائیں، عجیب فشار واضطراب کا عالم تھا، اس دھکڑ پکڑ اور عجلت میں سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے مزار کا خیال ہی نہ رہا۔ وہاں کسی کمبخت نے بتایا بھی نہیں اور جو بتایا ہوتو میں اتنی عظیم مقدس شخصیتوں کے جوش عقیدت میں گم تھا، انجم وکواکب کے جھرمٹ میں جب نظارے کی فرصت بھی چند دقیقوں تک محدود ہو، چراغ کی طرف نظر اٹھنے سے رہ جائے تو اس کوتاہی کے لئے غالباً کسی معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ سلطان صلاح الدین ایوبیؒ پر خدا کی رحمت ہو، ہر مسلمان کے دل میں ان کی عزت ہے۔‘‘

(سیاحت نامہ ماہر القادری ص ۱۴۵،۱۴۴)

امام آخرالزمان سے ملاقات

حکیم سید محمود احمد برکاتی

غالباً ۱۹۴۴ء تھا، میں طبیہ کالج، دہلی میں زیر تعلیم اور کالج ہی کے ہوسٹل میں مقیم تھا۔ کالج کے سامنے والی سڑک اجمل روڈ کہلاتی تھی۔ اجمل روڈ کے دوسری طرف ایک وسیع پارک تھی۔ ہم چند طلباء روزانہ صبح اس پارک میں چہل قدمی کیا کرتے تھے۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی بھی قریب ہی نسیم بلڈنگ نامی ایک تاریخی عمارت میں رہا کرتے تھے اور باقاعدگی سے روزانہ صبح پارک میں آیا کرتے تھے۔ ایک دن ہم سب حسب معمول چہل قدمی کررہے تھے، مولانا سعید نے ایک شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا: ''یہ شخص متنبی ہے۔'' میں یہ سمجھا کہ یہ عربی میں شعر کہتا ہے اور مولانا کی رائے میں اپنے وقت کا متنبی ہے، جو عربی کا مشہور شاعر تھا۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا: ''اچھا عربی میں شعرگوئی کا ملکہ ہے اسے؟''

''جی نہیں، مدعی نبوت ہے'' مولانا نے جواب دیا۔

''مدعی نبوت! ہم سب غلامان محمد کے درمیان اور مدعی نبوت زندہ سلامت'' یہ کہہ کر میں اس کی طرف لپکا، وہ ایک سن رسیدہ مگر صحت مند آدمی تھا۔ سفید داڑھی، سفید عمامہ، ہاتھ میں چھڑی لئے ٹہل رہا تھا۔ میں نے پیچھے سے آواز دی: ''او متنبی! او متنبی''

اس شخص نے پلٹ کر دیکھا اور ہمارا مکالمہ شروع ہوگیا۔ میں نے جوش میں اس سے تابڑ توڑ سوالات شروع کردیئے۔ تم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ کیا حضورﷺ کو خاتم النّبیین نہیں مانتے؟ خاتم النّبیین کا تمہارے نزدیک کیا مفہوم ہے وغیرہ۔ بڈھا بھانپ گیا کہ نوجوان جوش میں ہے، تنہا بھی نہیں ہے، ہنگامہ نہ ہوجائے۔ کہنے لگا: ''افواہوں پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے، تم بھی چہل قدمی کے لئے آئے ہو اور میں بھی، یہاں ہم کتنی دیر ٹھہر سکیں گے۔ اس قسم کی باتیں سکون سے بیٹھ کر کرنے کی ہوتی ہیں۔ کسی وقت میرے گھر آؤ تو گفتگو ہو، یہ وقت اور یہ جگہ مناسب نہیں ہے۔'' بات ٹھیک تھی۔ میں اس سے پتہ لے کر اور وقت طے کرکے آگیا۔ ہوسٹل آکر اپنے حلقے کے ساتھیوں کو بتایا، وہ سب میری طرح دینی جذبات سے سرشار تھے۔ ادّعائے نبوت کی بات سن کر وہ بھی بے چین ہوگئے اور اس سے جلد سے جلد نمٹ لینے کے لئے بے تاب ہوگئے۔ ہم چند دوستوں نے اس روز ناشتہ بھی نہیں کیا۔ دل کی عجیب حالت تھی۔ کالج میں حاضری کا پروگرام بھی ملتوی کردیا اور متنبی سے گفتگو کے لئے ذہنی تیاری شروع کردی۔ نکات اور دلائل کا باہم تبادلہ کیا

اور مناظرے کا ایک منصوبہ بنا کر اس کی طرف چل پڑے۔ میرے ساتھ دو رفیق درس بھی تھے۔ ایک سواتی طالب علم سالار روم صاحب (معلوم نہیں اب کہاں ہیں) دوسرے محمد صدیق جامی (۱۹۸۹ء میں رحلت فرما گئے) وہ متنبّی ہمارے کالج کے قریب ہی بیڈن روڈ پر ایک مکان میں رہتا تھا۔ مکان کا دروازہ چوپٹ کھلا تھا۔ ایک پڑوسی نے بتایا کہ گھر میں خواتین نہیں ہیں۔ ہم اندر گئے تو وہ ایک کمرے میں فرش پر سو رہا تھا۔ سالار روم دھاڑے، ''او متنبّی! اٹھ'' وہ شخص اٹھ بیٹھا۔ میں نے کہا، ''اب وقت ہے، سکون ہے، اب بتاؤ تم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟''

اس بات کا جواب اس نے اثبات یا نفی میں دینے کی بجائے ایک طویل تقریر شروع کر دی اور ہوشیاری سے تقریر کو اتنا طول دیا کہ ہمارا درجہ حرارت کم ہوتا گیا۔ اس کی تقریر میں ایک تو چھوٹے چھوٹے کئی واقعات تھے، جن کی وجہ سے اس کی تقریر بے لطف نہیں رہی۔ دوسرے اس نے ادّعائے نبوت سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ میں تو محمد ﷺ کا امتی ہوں۔ خود پیغمبر نہیں نہ کوئی پیغمبر آپ ﷺ کے بعد آئے گا۔ بلکہ میں امام آخرالزمان ہوں اور اپنی امامت کے لئے قرآنی آیات سے جو استدلال کیا وہ اتنا مضحکہ خیز تھا کہ ہمارے خشم ناک تیور مسکراہٹ میں بدل گئے۔ لطف یہ کہ خود بھی مسکرا رہا تھا۔

اس سلسلہ میں اس نے بمبئی کے غلامان نبی ﷺ کے ہاتھوں اپنی پٹائی اور کسی دین دار مسلمان سے اپنی مقدمہ بازی کی تفاصیل دلچسپ انداز میں سنائیں۔ پھر اپنی ایک تصنیف اٹھا لایا، اس کی بعض عبارات سنائیں جو قابل اعتراض نہیں تھیں، غرض ہمیں اطمینان ہو گیا کہ اسے ادّعائے نبوت نہیں ہے۔ بلکہ ادّعائے امامت ہے اور اس میں بھی سنجیدہ نہیں ہے۔ دراصل مسخرہ ہے۔ اس تأثر کے بعد ہم معتدل ہو گئے اور ہمارا وہ جوش وخروش سرد پڑ گیا۔ مگر ہمارے دوست جامی صاحب کو نئی سوجھی، وہ کھسک کر اس کے قریب ہو گئے اور اچانک اس کی گردن دبوچ لی۔ وہ شخص تقریباً ساٹھ سال کا بوڑھا اور جامی صاحب نہ صرف جوان بلکہ روزانہ ڈنڈ بیٹھک کے عادی، ان کے پنجے کی گرفت کے بعد بھلا اس میں چھڑانے کی طاقت وہمت کہاں ہو سکتی تھی۔

جامی صاحب نے اس کی گردن پر قبضہ کرنے کے بعد کہا: ''امام صاحب! اب کوئی معجزہ یا کرامت دکھاؤ۔'' اب صورت حال یہ تھی کہ بڈھے امام آخرالزماں کی گردن جامی صاحب کے فولادی پنجے میں تھی اور بڑی زاری سے التجائیں کر رہا تھا کہ گردن تو چھوڑ دو، بات تو سنو اور جامی صاحب مصر ہیں کہ ''رفع قبض'' تو معجزے کے بعد ہی ہوگا۔ آخر جب اس کی آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے تو جامی صاحب کو رحم آ گیا اور انہوں نے رفع قبض کیا۔

دوسرے دن صبح جب اجمل پارک میں ہم نے مولانا سعید احمد کو یہ قصہ سنایا تو چہل قدمی تو کجا وہ

کھڑے بھی نہ رہ سکے، ہنستے ہنستے بیٹھ گئے۔ لطف یہ کہ امام آخرالزمان آج بھی بدستور چہل قدمی فرما رہا تھا۔

حال ہی میں اس کی ایک کتاب اتفاق سے ہاتھ آ گئی۔ کتاب کا نام ہے۔ ’’آئینہ حق و باطل‘‘ معروف بہ ’’روئداد مقدمہ خاتم النّبیین ﷺ‘‘ یہ جنوری ۱۹۴۳ء میں دارالفلاح، قرول باغ دہلی سے شائع ہوئی تھی۔ کتاب سے موصوف کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئی وہ درج ذیل ہیں:

نام سید ظہیر حسن ولد سید مہدی حسن، امروہہ (یوپی) کے ایک محلے بارہ پوتیاں میں ایک شیعی گھرانے میں ولادت ہوئی۔ ۱۹۲۰ء میں بمبئی میں ’’معراج‘‘ ہوئی۔ ۱۹۳۴ء میں اس پر ظاہر ہوا کہ وہ مہدی موعود ہے۔ اس کا اعلان اس نے ’’آوازحق‘‘ کے نام سے ایک رسالہ میں کیا۔ جس پر عبدالمجید سالک نے روزنامہ انقلاب، لاہور میں اس پر ایک فکاہی کالم لکھا تھا۔ ۱۹۴۲ء میں اس نے آریہ سماج کانفرنس میں دہلی میں ایک تقریر کی تھی۔ امام آخرالزمان، مہدی موعود کے علاوہ اپنے نام کے ساتھ ’’مثیل عیسیٰ روح اللہ‘‘ بھی لکھا کرتا۔ اس کا اصل ذریعہ معاش یہ تھا کہ یہ چاول پر قرآن مجید کی سورتیں لکھ کر امراء اور قدرشناسوں کے پاس لے جایا کرتا تھا اور ان سے انعام پاتا تھا۔

کہتا تھا کہ میرا نام (ظہیر) قرآن مجید میں آیا ہے۔ وبعد ذالک ظهير (تحریم:) اور میرے وطن امروہے کا نام بھی قرآن مجید میں۔ انما امره اذا اراد شيئاً ان يقول له كن فيكون (یٰسین ۸۲:) اور اس لئے وہ اپنے نام کے ساتھ امروہی نہیں بلکہ ’’امرہی‘‘ لکھا کرتا تھا اور پورا نام یوں لکھتا تھا۔

’’ظہیر حسن سفیر اللہ امرہی مثیل عیسیٰ روح اللہ‘‘

سر محمد یامین خان نے ایک بار وائسرائے کی بیگم کو پیش کرنے کے لئے اس سے ایک چاول پر تین سطریں انگریزی عبارت لکھوائی تھی۔ سر یامین نے اپنی خودنوشت میں لکھا ہے: ’’ایک شخص امروہے کا ہے جو چاول پر لکھتا ہے‘‘۔ (نامہ اعمال ج اول، ص ۶۲۷) ...... (جادہ نسیان ص ۲۳۳، ۲۳۶)

حافظ ظفر اللہ سندھی کو صدمہ

۲؍جون ۲۰۲۰ء کو حافظ ظفر اللہ سندھی کے ماموں زاد بھائی میر سجاد جان چنال زھری خاران بلوچستان میں اور ۳؍جون ۲۰۲۰ء کو ان کی والدہ کے ماموں عبدالوہاب چنال زھری ٹنڈو آدم میں وفات پاگئے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی بال بال مغفرت فرمائیں اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کریں۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! قارئین لولاک سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

آہ! حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود

مولانا اللہ وسایا

سیالکوٹ علم وفضل کا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں پر ایک عالم ربانی مولانا کمال الدین تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی، مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی آپ کے نامور شاگردوں میں شامل ہیں۔ سیالکوٹ شہر کی جس مسجد میں حضرت مجدد صاحب، مولانا کمال الدین سے پڑھتے رہے، آج بھی وہ اصل شکل میں موجود ہے۔ جامع مسجد مولانا کمال الدین محلہ کشمیریاں سیالکوٹ شہر اس کا نام ہے۔ فقیر راقم نے اس مسجد کی زیارت کی ہے۔ نظریہ پاکستان کے خالق علامہ اقبال مرحوم بھی سیالکوٹ کے تھے۔ غرض تعلیم ودانش وری میں سیالکوٹ کو بعض وہ اعزازات حاصل ہیں جو لائق تحسین ہیں۔ اسی سیالکوٹ کے ایک متوطن علامہ ڈاکٹر خالد محمود تھے جو ۷؍اکتوبر ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی کے مطابق آپ کے ننھیال اور ددھیال میں اہل تشیع اور اہل بریلی کے اثرات تھے۔ حضرت علامہ صاحب نے سکول وکالج کی تعلیم مکمل کی۔ آپ ٹرپل ایم۔اے تھے۔ دین پڑھنے کا شوق تھا۔ دونوں خاندان کے بڑے حضرات کی ترجیح تھی کہ آپ لکھنو یا بریلی جائیں۔ دونوں طرف سے اصرار بڑھا اور اپنے اپنے مؤقف پر پختگی سے تنازعہ کی شکل کھڑی ہوگئی۔ درمیانی راستہ یہ نکالا کہ دین پڑھنا ہے تو لکھنو، بریلی نہ سہی دیوبند ہی سہی۔ چنانچہ آپ اس پر کمربستہ ہوگئے۔ آپ کی فراغت ڈابھیل کی ہے۔ حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا محمد ادریس کاندھلوی ایسے حضرات کے آپ شاگرد تھے۔

مرے کالج سیالکوٹ، ڈگری کالج خانیوال، ایم۔او کالج لاہور میں پروفیسر کے منصب پر فائز رہے۔ خانیوال تدریس کے دوران غلہ منڈی خانیوال میں خطیب بھی رہے۔ یہ دور آپ کی خطابت کا دور شباب کہلانے کا مستحق ہے۔

تنظیم اہل سنت کے پہلے صدر سردار محمود خان لغاری اور ناظم اعلیٰ سردار احمد خان پتافی تھے اور یہ ۱۹۴۳ء کی بات ہے۔ ۱۴؍اپریل ۱۹۴۴ء کو امرتسر میں اس کا دفتر قائم ہوا۔ مولانا سید نور الحسن بخاری اس دفتر کے مہتمم قرار پائے۔ تنظیم اہل سنت پرچہ کا اجراء امرتسر سے ہوا۔ اس کے ایڈیٹر مولانا سید نور الحسن بخاری تھے۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۴-شاہ عالم بی لاہور سے سہ روزہ دعوت کا اجراء ہوا۔ اس کے دور اوّل کے ایڈیٹر سید نور الحسن بخاری اور دور ثانی کے ایڈیٹر علامہ خالد محمود اور حافظ عبدالرشید ارشد فاضل خیر المدارس میاں چنوں، حافظ نور محمد انور کالاباغ اس کے منیجر ومنتظم تھے۔ (ہائے کس درد سے عرض کروں کہ اس کی مکمل

فائل کہیں محفوظ نہیں) سہ روزہ دعوت لاہور ۱۹۶۶ء تک جاری رہا۔ جب علامہ خالد محمود اس کے ایڈیٹر تھے تب مختلف اوقات میں خلفاء اربعہ پر ترتیب سے اس کے چار خاص نمبر شائع ہوئے۔ پھر ان چاروں کو حضرت علامہ صاحب نے خلفاء راشدین کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا۔ اس کے ابتدائیہ کا اقتباس حضرت علامہ صاحب کے قلم سے ملاحظہ ہو:

’’سردار (احمد خان پتافی) صاحب نے اپنے علاقہ کے علماء اور زمینداروں کو اس سلسلے میں جمع کیا۔ ان سے مشورے کئے۔ متعدد مجلسیں کیں اور پندرہ سال اسی فکر میں لگا دیئے۔ زمینداروں میں لغاری خاندان نے ان سے بھر پور تعاون کا وعدہ کیا اور مولانا سید نور الحسن بخاری جو اسی علاقے کے رہنے والے تھے وہ ان حضرات میں اور اکابر علماء ہند میں ایک واسطہ بن گئے۔ سردار صاحب نے یہ فکر لئے پورے ہندوستان کا دورہ کیا۔ لاہور میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ سے ملے۔ دیوبند میں شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی سے ملے۔ دہلی میں مفتی اقلیم ہند مفتی کفایت اللہ صاحب سے ملے اور ان حضرات سے فکری تائید حاصل کی اور دعا لی۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور حجۃ الاسلام حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی کی تائید اور سرپرستی آپ (سردار صاحب) کو پہلے سے حاصل تھی۔ آپ نے کمر ہمت باندھی اور ۱۹۴۳ء میں جام پور میں ایک اجلاس بلایا جس کی صدارت سردار محمد علی خان لغاری نے کی۔ یہاں تنظیم اہل سنت کا قیام عمل میں آیا۔ سردار محمود خان لغاری اس کے صدر قرار پائے اور سردار احمد خان پتافی اس کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور ۱۴؍اپریل ۱۹۴۴ء کو امرتسر میں تنظیم کا دفتر کھول دیا گیا۔ مولانا سید نور الحسن بخاری اس کے مہتمم مقرر ہوئے اور تنظیم اہل سنت کے نام سے ایک پرچے کا اجراء کیا گیا۔ تحریک کے تعارف عام کے لئے لاہور دہلی دروازہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، حجۃ الاسلام حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی، مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری، امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے شرکت کی۔ اس کے مہتمم حضرت مولانا سید نور الحسن بخاری تھے۔

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی، مؤرخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی، حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب اور شیخ المشائخ خواجہ نظام الدین صاحب تونسوی نے اس تحریک کی زبردست حمایت کی۔ روزنامہ زمزم لاہور نے ۱۵؍مئی ۱۹۴۴ء کی اشاعت میں روزنامہ شہباز نے ۲۹؍مئی ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں ان اکابر کے بیانات بھی شائع کئے اور تحریک کا تعارف کرایا۔ ادھر یہ تحریک اٹھی، ادھر

قادیانیوں نے اپنے پرچہ الفضل قادیان کی ۱۵ اپریل ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں اس کے خلاف اپنے پورے حلقے میں خطرے کا الارم بجادیا۔ اس وقت قادیانیت کے خلاف یہ ایک پلیٹ فارم تھا جو خالص مذہبی فضاء اور خالص فکری صدا سے ختم نبوت کا کام کرنے کے لئے اٹھا۔ اہل سنت مسلمانوں کو یہ پہلا پلیٹ فارم ملا جس میں تحریکات باطلہ کے خلاف مسلمانوں کی عوامی سطح پر علمی اور فکری جدوجہد شروع ہوئی۔ مولانا لال حسین اختر اس کے پہلے مبلغ تھے۔

پاکستان میں تنظیم اہل سنت کا قیام

تقسیم ہند کے بعد تنظیم کا دفتر امرتسر سے لاہور آ گیا اور چوک جھنڈا لوہاری دروازہ میں اس کا قیام عمل میں آیا۔ ہفت روزہ تنظیم یہیں سے جاری کیا گیا۔ اس کے دفتری انچارج کالا باغ کے حافظ نور محمد مقرر ہوئے۔ تنظیم کا جماعتی دفتر بعد میں ملتان آ گیا لیکن اخبار کا دفتر لاہور ہی میں رہا۔ پھر کچھ عرصہ بعد سہ روزہ دعوت کا اجراء عمل میں آیا۔ جس کا قلم ادارت پہلے مولانا سید نورالحسن بخاری کے ہاتھ میں رہا۔ اس پرچے سے ان دنوں تنظیم کا پروگرام پاکستان کے شہر شہر اور قریہ قریہ پہنچا اور پورے ملک میں تنظیم اہل سنت کی دھوم مچ گئی۔ اخباروں کے مقابلے میں اخبار، شاعروں کے مقابل شاعر، مناظروں کے مقابلے میں مناظر، خطیبوں کے مقابل خطیب پیش کئے اور الحمدللہ! تنظیم جن اکابر کی سرپرستی اور تائید سے وجود میں آئی تھی پاکستان بنے اب نصف صدی ہونے کو ہے۔ رفض کے خلاف یہ پلیٹ فارم اب بھی اصحاب رسول کے موضوع پر پاکستان کی سب سے قدیمی اور بڑی جماعت سمجھا جاتا ہے۔ ۱۹۴۸ء مجلس احرار اسلام سیاست سے کنارہ کش ہو کر خالصۃً قادیانیت کے خلاف مصروف ہوگئی اور تنظیم اہل سنت کا رخ پھر زیادہ تر رفض وخروج کے استیصال کی طرف ہوگیا۔

اکابر دیوبند میں جس طرح حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری کے تلامذہ قادیانیت کے خلاف شمشیر براں بنے رہے جیسے مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی، مولانا بدر عالم میرٹھی ثم المدنی، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی، محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری، مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد علی جالندھری وغیرہم، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے تلامذہ اسی طرح رفض والحاد کے خلاف نبرد آزما ہوئے۔ ہندوستان ایک طرف رہا، آپ پاکستان کو لیں۔ جناب قاضی مظہر حسین صاحب، مولانا سید نور الحسن بخاری، مولانا سید احمد شاہ بخاری، مولانا العلامہ عبدالستار تونسوی، مولانا محمد نافع (محمدی شریف ضلع جھنگ)، مولانا سید صادق حسین شاہ (جھنگ) اسی محاذ پر زندگیاں لگائے ہوئے ہیں اور اپنے اپنے حلقے میں عظمت صحابہؓ کے چراغ جلائے ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا سید نور الحسن بخاری کی تحریک پر شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کے شاگرد مناظر

اسلام حضرت علامہ دوست محمد قریشی، حضرت مولانا قاری لطف اللہ رائے پوری تنظیم اہل سنت میں آئے۔ حضرت مدنی اور حضرت لکھنوی کے نامور شاگرد مناظر اسلام علامہ عبدالستار تونسوی بھی جماعت میں آ گئے۔ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب کے شاگردوں سے حضرت مولانا اللہ یار خان (چکڑالہ) اور مولانا افتخار احمد کا بھرپور تعاون تنظیم اہل سنت کے شامل حال رہا۔ مولانا قائم الدین عباسی علی پوری، مولانا حافظ عطاء اللہ (لیہ)، مولانا غلام قادر ملتانی تنظیم کے مرکزی مبلغین میں شامل ہوئے۔ سردار احمد خان پتافی کی نظامت میں تحریک تنظیم نے ملک کے طول وعرض میں مقام صحابہ کا بھرپور دفاع کیا اور جلسوں، مناظروں، تحریروں، تقریروں، اخبارات اور مقدمات الغرض ہر محاذ پر رفض والحاد کو للکارا اور لتاڑا اور ہر بستی اور آبادی میں عظمت صحابہؓ کے چراغ جلائے۔ دارالمبلغین تنظیم (ملتان) نے پھر ایسے شاگرد تیار کئے جو پھر مستقل جماعتوں کے بانی بنے۔" (مقدمہ خلفائے راشدین ص۲۲،۲۴)

اس اقتباس میں ۱۹۴۳ء میں تنظیم اہل سنت کو ردقادیانیت کا واحد پلیٹ فارم قرار دینا محل نظر ہے۔ اس لئے کہ اس سے دس سال قبل ۱۹۳۴ء میں کل ہند مجلس احرار اسلام قادیان میں ختم نبوت کے عنوان پر احرار کانفرنس منعقد کر چکی تھی۔ قادیان میں شعبہ تبلیغ احرار اسلام کا قیام عمل میں آ چکا تھا۔

ہاں! علامہ مرحوم کی یہ بات سو فیصد مبنی برحق ہے کہ تنظیم اہل سنت نے قادیانیت کے خلاف گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ تنظیم اہل سنت جریدہ کا مرزا غلام قادیانی نمبر بھی شائع ہوا۔ جسے ہم نے احتساب قادیانیت کی جلد ۵۵ میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ یہ نمبر ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا تھا۔ ایک زمانہ تھا کہ ملک کی کسی جماعت ومدرسہ کے جلسہ میں علامہ خالد محمود کی شرکت ضروری تصور ہوتی تھی۔ آپ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں گرفتار بھی ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس، چنیوٹ وچناب نگر میں آپ کی شرکت لازمی ہوتی تھی۔ ایک بار ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں صبح کا درس آپ کا طے تھا۔ صبح کی امامت آپ نے کرائی۔ آپ کی قرأت احد عشر قرأت شمار ہوتی تھی۔ گزشتہ سال ختم نبوت مدرسہ مسلم کالونی چناب نگر کے منتہی طلباء سے خطاب کے لئے زحمت فرمائی۔ ختم نبوت کانفرنس لندن وبرمنگھم میں آپ ہر سال شریک ہوتے۔ بڑے اہتمام سے آپ کا بیان ہوتا۔ یورپ، افریقہ، امریکہ تک آپ نے ختم نبوت کے ترانے بلند کئے۔

وفاقی شرعی عدالت لاہور میں ردقادیانیت پر آپ کا بیان تحریری جمع کرایا گیا۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان اور جمعیۃ علماء برطانیہ کے کاموں میں آپ نے قدرے حصہ ڈالا۔ آپ کا اصل اسٹیج تنظیم اہل سنت ہی تھا۔ حضرت علامہ نے مانچسٹر میں اسلامک اکیڈمی پھرتی جامع مسجد قائم کی جو آپ کے لئے ذخیرہ آخرت ہیں۔

آپ بلا کے ذرخیز دماغ تھے۔ حاضر جوابی آپ پر ختم تھی۔ علمی تحقیقی جوابات کے علاوہ الزامی دندان شکن جوابات کے بلاشبہ بادشاہ تھے۔ اخیر عمر تک کھڑے ہوکر بیان کرتے۔ نکتہ رسی آپ پر ختم تھی۔ بات سے بات نکالنے اور بامقصد نتیجہ خیز بنانے میں مہارت تامہ کے حامل تھے۔ اس سال جامعہ اشرفیہ میں ملاقات کے لئے حاضری ہوئی۔ جناب رضوان نفیس دوسرے رفقاء ہمراہ تھے۔ دو باتیں لطور خاص یاد ہیں۔ فرمایا کہ قادیانیت کے احتساب کا شکنجہ کسنے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل وارتقاء مولانا محمد علی جالندھری کا مجددانہ کارنامہ ہے۔ میرے نزدیک اس عنوان پر آپ کا وجود مجددانہ شان کا حامل تھا۔

دوسرا فرمایا: ہمارے بہت سارے محاذ ہیں۔ ہم نے ان سب کو وقت دیا۔ آپ (فقیر) پچاس سال سے ایک محاذ پر آنکھیں بند کئے کاربند ہیں۔ اس کے صدقہ میں آپ کو جہاں رحمت عالم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی وہاں سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام کا دست شفقت بھی حاصل ہوگا۔ یہ کہتے ہوئے آواز بھرّا گئی۔ پھر فرمایا کہ میں عمر کے اس پیٹے میں ہوں کہ یہ بات بلاوجہ نہیں کہہ رہا۔ اس پر مجھے انشراح کا مقام حاصل ہے۔

آپ کا بیعت کا تعلق مولانا مسیح اللہ خان کے خلیفہ مولانا وصی اللہ سے تھا اور ان سے مجاز بھی تھے۔ ۱۴ رمئی ۲۰۲۰ء کو آپ کا وصال ہوا۔ وصال پر دنیا بھر کے دینی حلقہ میں رنج والم کے پہاڑ ٹوٹے۔ مولانا زاہدالراشدی کے آپ سے بہت گہرے مراسم تھے۔ وہ آپ پر اعتماد بھی کرتے تھے۔ حضرت مرحوم کا پورا گھرانہ برطانیہ میں ہے۔ یہاں کا پورا مسلکی حلقہ ان سے محبت واخلاص کے تعلق دار تعزیت کس سے کرتے۔ لیکن ان کے جانے کا پورے حلقہ کو صدمہ اس طرح ہوا۔ آپس میں ایک دوسرے سے تعزیت کرتے رہے۔ حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی، حضرت ڈاکٹر خادم حسین نے آہوں، سسکیوں کے ماحول میں فقیر سے تعزیت کی۔ فقیر نے حضرت مولانا زاہدالراشدی سے تعزیت کی۔ اس مثال سے سمجھیں کہ مرحوم کے وصال سے ہمارے مسلکی حلقہ کا کتنا نقصان ہوا کہ وہ ہم سب کے پشتیبان وسہارا تھے۔ ذیل میں مرحوم کی تصانیف کی صرف فہرست ملاحظہ کریں جو مولانا محمد وسیم اسلم نے مرتب کی ہے اور میرے خیال میں جامع فہرست ہے۔ تعارف تصانیف مستقل موضوع کا متقاضی ہے۔ اس وقت صرف فہرست ملاحظہ ہو:

فہرست تصنیفات علامہ خالد محمود صاحب

(۱) آثار التنزیل (۲ جلدیں) (۲) آثار الحدیث (۲ جلدیں)
(۳) آثار التشریع (۲ جلدیں) (۴) آثار الاحسان فی سیر السلوک العرفان (۲ جلدیں)
(۵) خلفائے راشدین (۲ جلدیں) (۶) عبقات (۲ جلدیں)
(۷) عقیدۃ الامت فی معنی ختم النبوۃ (۸) عقیدۃ الاسلام فی عیسیٰ علیہ السلام

(۹) عقیدۃ خیر الامم فی مقامات عیسیٰ ابن مریم
(۱۰) مرزا غلام احمد قادیانی

(یاد رہے کہ نمبر۷ سے نمبر۱۰ کو مطالعہ قادیانیت کے نام سے چار جلدوں میں شائع کیا گیا ہے۔ سنا ہے پانچویں جلد غیر مطبوعہ ہے)

(۱۱) مقام حیات (۲ جلدیں)
(۱۲) معیار صحابیات
(۱۳) تجلیات آفتاب (۲ جلدیں)
(۱۴) بست بابی فہرست مضامین قرآن (۲ جلدیں)
(۱۵) درس قرآن
(۱۶) درس صحیح بخاری (خطاب ۲۰۰۹ء سندھ)
(۱۷) شاہ اسماعیل شہیدؒ
(۱۸) نماز کا مقام توحید
(۱۹) بغاوت
(۲۰) دوازدہ احادیث
(۲۱) مطالعہ بریلویت (۱۰ جلدیں)
(۲۲) اہل بیت کرامؓ
(۲۳) عقائد شیعہ
(۲۴) محرم کی دس راتیں
(۲۵) علم حدیث پر عصر حاضر کی ظالمانہ مشقتیں
(۲۶) عالم الغیب
(۲۷) عظمت الاصحاب فی بیان ام الکتاب
(۲۸) علم جنات وملائکہ
(۲۹) شرح قدوری شریف
(۳۰) مقام حدیث
(۳۱) قادیانی نئی نسلوں اور نوجوانوں کے نام پیغام
(۳۲) قادیانیت پر غور کرنے کا آسان راستہ
(۳۳) مناظرے ومباحثے
(۳۴) قادیانیوں کی قانونی حیثیت
(۳۵) عظمت صحابہؓ (الہلال رسالہ میں)
(۳۶) مفصل مقدمہ (بدعت واہل بدعت)
(۳۷) مقدمہ (حدیث ثقلین)
(۳۸) مقدمہ (کتاب الاستفسار)
(۳۹) مقدمہ (ردقادیانیت کے زریں اصول)
(۴۰) مقدمہ (الرشید ساہیوال کا دیوبند نمبر)

ان کے علاوہ (۱) مقام عیسیٰ علیہ السلام اور (۲) اقامۃ البرہان (۳) برأت تھانوی کا نام بھی ملتا ہے۔ لیکن اس فہرست کے نمبر۹،۱۰ میں بالترتیب یہ موجود ہیں۔

اس کے علاوہ (۱) نصرۃ الاسلام حضرت علامہ مرحوم کے مناظرہ انارکلی کی روئیداد مرتب مولانا محمد الیاس، (۲) دورۂ افریقہ میں درج حضرت علامہ کے مناظروں کی رپورٹ، (۳) مناظرہ نائیجیریا حضرت علامہ مرحوم کے مناظرہ کی رپورٹ مرتبہ مولانا محمد رفیق امریکہ کو بھی حضرت مرحوم کی تصنیفات میں شامل کریں تو پھر تصنیفات کی تعداد ۴۳ قرار پائے گی۔ یہ مطبوعہ کتب ہیں۔ غیر مطبوعہ اس کے علاوہ ہوں گی۔

اس کے علاوہ خطبات کے نام سے دو جلدوں پر مشتمل ندیم قاسمی صاحب کی مرتب کردہ کتاب کو بھی شامل کریں تو تعداد ۴۴ پائے گی۔

حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری

مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری پر ڈاکٹر سعید احمد صدیقی کے مضمون کا اقتباس ملاحظہ ہو:

’’قحط الرجال کے اس دور اور موجودہ حالات میں ایک عظیم علمی و دینی نقصان دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث وصدر المدرسین، کئی نسلوں کے معلم ومربی، استاذ الاساتذہ مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری سے متعلق وہ خبر ہے جس میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئے۔ بلاشبہ وہ اس وقت اہل علم اور دینی طبقے کا عظیم سرمایہ اور گراں بہاء اثاثہ تھے۔ مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری اسلاف کی یاد گار تھے۔ ان کی وفات کی خبر سن کر دل مغموم ہوا، آنکھیں نم ہوئیں، ذہن پر رنج وغم کے بادل منڈلا رہے ہیں۔

ولادت وتعلیم: شیخ الحدیث مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کی ولادت ۱۹۴۲ء کو شمالی گجرات کے علاقے پالن پور میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن گجرات میں حاصل کی۔ پھر دارالعلوم چھاپی اور مولانا نذیر احمد پالن پوری کے مدرسے میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۳۷۷ھ میں مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا۔ جہاں نحو، منطق اور فلسفہ کی بیشتر کتابیں پڑھیں۔ بعد ازاں ۱۹۶۰ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور حدیث، تفسیر اور فقہ کے علاوہ دیگر فنون کی کتابیں پڑھیں۔ ۱۹۶۲ء میں دورہ حدیث کی تکمیل امتیازی حیثیت میں کی۔ بعد ازاں دارالعلوم دیوبند ہی میں شعبہ افتاء میں داخلہ لیا اور فتاویٰ نویسی کی تربیت حاصل کی۔

درس وتدریس: ۱۹۶۳ء میں دارالعلوم اشرفیہ راندیر سورت میں درجہ عالیہ کے مدرس مقرر ہوئے اور تقریباً دس سال اپنے مخصوص دل موہ لینے والے انداز میں تدریسی فرائض بحسن وخوبی انجام دیئے۔ ۱۹۷۳ء میں دارالعلوم دیوبند میں مسند درس وتدریس کے لئے آپ کا انتخاب عمل میں آیا اور ۱۹ رمئی ۲۰۲۰ء تا دم آخر تقریباً نصف صدی پر محیط تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ سنن ترمذی، صحیح بخاری کی تدریس بڑے دل نشین انداز میں فرماتے۔ آپ کے درس کے وقت کمرۂ جماعت میں طلباء کی بڑی تعداد شریک ہوتی۔ ان کے علاوہ دیگر حضرات بھی استفادہ کی غرض سے جوق در جوق حاضر ہوتے۔ جب حدیث پڑھی جاتی اور شیخ الحدیث مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کی تقریر شروع ہوتی تو ایک عجیب سماں بندھ جاتا۔ طلباء پر ایک سحر کی کیفیت طاری ہوجاتی۔ آپ کی تقریر دلکش، سحر انگیز اور اتنی دل نشین ہوتی کہ ہر طالب علم سراپا سماعت بن جاتا اور مکمل ذہنی وفکری حاضری کے ساتھ درسگاہ میں موجود ہوتا۔ آپ کے اسلوب کلام اور انداز بیان میں ایک مقناطیسیت تھی جو طلباء کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی۔ حضرت کے درس کی خوبی یہ تھی کہ آپ اپنا ارتکاز موضوع پر رکھتے اور اس کی تفہیم میں تمام متعلقہ دلائل وبراہین کو اس خوبصورتی اور منطقی ترتیب سے

بیان فرماتے کہ سننے والا عش عش کر اٹھتا۔کم وبیش ۳۵ سال آپ نے سنن ترمذی شریف اور ۲۰۰۹ء سے تاحیات صحیح بخاری شریف کا درس دیا۔شیخ الحدیث مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کے متعلق اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ آپ پڑھاتے نہیں تھے بلکہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دل نشین انداز میں تربیت کرتے تھے۔طلباء اور سامعین کے حواس پر چھا جاتے۔ایسا لگتا کہ منہ سے موتی جھڑ رہے ہوں۔ان کی نگاہ دل نواز اور اداء دلفریب تھی۔

مولانا سعید احمد پالن پوری کی شخصیت میں بھی مخصوص نوع کی وجاہت تھی جو ایک محدث کے شایان شان ہوتی ہے۔اگرچہ سادگی کے پیکر تھے،مگر ان میں کشش ایسی تھی کہ دل ونگاہ کو اپنا اسیر بنا لیتے۔قدرت نے آپ کو انتہائی ذہانت سے نوازا تھا۔آپ کا دماغ گویا ایک وسیع وعریض کتب خانہ تھا۔جس میں مختلف علوم وفنون پر ہزاروں کتابیں ہر وقت موجود اور مستحضر رہتیں۔

تصانیف: اللہ تعالیٰ نے شیخ الحدیث مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کو تصنیف وتالیف کا خصوصی ملکہ ودیعت فرمایا تھا۔اسی لئے آپ کی کتابوں اور شروحات نے برصغیر پاک وہند میں یکساں اور خوب خوب مقبولیت حاصل کی۔آپ نے آٹھ جلدوں میں ’’ہدایت القرآن‘‘ کے نام سے قرآن کریم کی جامع وعام فہم تفسیر لکھی۔جب کہ ’’تحفۃ القاری‘‘ کے نام سے بخاری شریف کی شرح بارہ جلدوں میں تحریر فرمائی۔’’تحفۃ الالمعی‘‘ کے نام سے آٹھ جلدوں میں سنن ترمذی کی مشہور عالم شرح لکھی۔امام الہند شاہ ولی اللہ کی مشہور زمانہ تصنیف حجۃ اللہ البالغہ کی شرح پانچ جلدوں میں ’’رحمۃ اللہ الواسعۃ‘‘ کے نام سے لکھی اور امت پر احسان عظیم فرمایا۔آپ نے ’’فیض المنعم‘‘ کے نام سے مسلم شریف کے مقدمے کی شرح بھی تحریر فرمائی۔اس کے علاوہ بانی دارالعلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی کی متعدد کتابوں کی تسہیل فرمائی اور نئی نسل کے لئے عام فہم بنایا۔درس نظامی کی متعدد کتابوں کی اردو زبان میں شروح تحریر فرمائیں اور لطف یہ کہ شیخ الحدیث پالن پوری کے ساری کتابیں انتہائی جامع،پرمغز،عام فہم ہیں۔

مولانا سعید احمد پالن پوری اپنی ذات میں ایک انجمن تھے اور فی زمانہ ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔وہ سچائی کے علمبرداروں کے لئے مینارۂ نور تھے اور علوم نبوت کے امین وپاسبان تھے جو کہ مرجع خلائق کے ساتھ ساتھ تشنگان علوم نبوت کے لئے وہ آب رواں تھے۔جن کا فیض کبھی ختم نہیں ہوتا اور اپنے پیچھے علوم نبوت سے بہرہ مند ایک ایسی جماعت کو چھوڑ جاتے ہیں جو ان کے فیوض وبرکات کو جاری وساری رکھے اور ہمیشہ ان کے اصولوں اور طریقوں پر گامزن رہے۔

یہ بلند پایہ محدث جن کو اللہ کے نور نے ہمیشہ متحرک رکھا،آج کے دور میں ان کی قیادت وسیادت

کی اشد ضرورت تھی۔ ان کے پیروکاروں کے لئے ان کی سیرت، ان کا اخلاق، ان کی نشست و برخاست اور طرز زندگی ایک روشن نمونہ ہے۔ آپ کے اندر دینی حمیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور آپ کے قول وفعل میں کوئی تضاد ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا تھا۔ آپ دنیا کے لئے ایک کھلی ہوئی کتاب اور اپنے اسلاف کی زندگی کا عملی نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم محدث کو اپنی خلق میں بے پناہ مقبولیت سے نوازا کہ ہر چھوٹا بڑا ان سے تعلق پر فخر کرتا اور ہر ایک ان سے تعلق قائم رکھنے کی دلی خواہش رکھتا تھا۔ آپ ساری زندگی ریاکاری، دکھاوے، شہرت سے دور اور خالص اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں ہمہ تن مصروف عمل رہے۔ آپ کے قلب وروح میں اسلام کی محبت رچی بسی تھی۔ آپ اخلاص وتقویٰ، تواضع وانکساری کے پیکر اور اعلیٰ اسلامی اقدار کے امین تھے۔ دنیا کی ہر نعمت وآسائش میسر ہونے کے باوجود دنیا سے منہ موڑا اور اپنے اکابرین کے زہد وتقویٰ کو اپنائے رکھا۔‘‘

تکملہ: قادیانی فتنہ کے خلاف ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند کے زیراہتمام کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت امیرالہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی کی مساعی سے قائم کی گئی تو اس کے پہلے ناظم اعلیٰ مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری قرار پائے۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر چناب نگر ختم نبوت کانفرنس پر تشریف لائے۔ لاہور دفتر دہلی دروازہ میں قیام رہا۔ ملتان اور کراچی کا بھی دورہ کیا اور یہ تمام سفر مجلس کے زیراہتمام تھا۔ آپ برطانیہ کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں بھی شریک ہوتے رہے۔ فقیر راقم کے کئی اسفار ان کی قیادت میں ہوئے۔ آپ بہت بڑے عالم ربانی تھے۔ آپ کی قیادت وسیادت میں ہندوستان میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جو کام ہوا وہ تاریخ کا حصہ ہے۔ اس شجر ثمر بار سے آج بھی وہ خطہ ختم نبوت کے فیض سے سدا بہار ہے۔

حضرت مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء کمالیہ

مؤرخہ ۲۷؍مئی ۲۰۲۰ء کو پاکستان کے نامور مذہبی خطیب حضرت مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء جالندھر ضلع کے قصبہ راہوں کے رہائشی تھے۔ ۱۹۴۳ء میں پیدائش ہوئی۔ انصار برادری سے تعلق تھا۔ والد گرامی کا نام نذیر احمد تھا جو بہت ہی مذہبی اور دیندار شخصیت تھے۔ پاکستان بننے کے وقت آپ کی چار پانچ سال عمر تھی۔ ذہین اتنے تھے کہ اپنے آبائی قصبہ راہوں کے حالات محل وقوع مکان، گلی محلہ کی تفصیلات یاد تھیں۔ اسی قصبہ راہوں کے معروف رہنما چوہدری عبدالرحمٰن تھے، جو کل ہند مجلس احرار اسلام کے نامور رہنما تھے۔ مجلس احرار کے ٹکٹ پر متحدہ ہندوستان کی اسمبلی

کے الیکشن میں بھی حصہ لیا اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ ۱۹۳۵ء پاکستان بننے تک اسمبلی کے ممبر آف پنجاب لیجسلٹو اسمبلی یعنی ایم.ایل.اے رہے۔ مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء اجمالی طور پر یہ باتیں اپنے بچوں کو سنایا کرتے تھے۔ تقسیم کے بعد آپ کے خاندان کا کچھ حصہ کمالیہ اور کچھ حصہ چیچہ وطنی کے قریب چک نمبر ۱۱۲/۱۲-ایل میں آ کر رہائش پذیر ہوا۔ دوسرے حصہ میں مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء کے والد بھی تھے جو چند سالوں بعد چک ۱۲-ایل سے کمالیہ منتقل ہو گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی جب فراغت کے بعد اپنی تدریس کے پہلے سال جامعہ نعمانیہ کمالیہ میں مدرس مقرر ہوئے تو آپ کے ابتدائی شاگردوں میں مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء بھی تھے۔ ان کا پہلا نام گلزار احمد صاحب تھا۔ پھر عبیدالرحمٰن ضیاء قرار پایا۔ مولانا عبیدالرحمٰن کا اپنے استاذ مولانا عبدالمجید صاحب سے ایسا گہرا مخلصانہ تعلق رہا۔ جہاں کہیں مولانا عبدالمجید صاحب تدریس کے لئے تشریف لے گئے۔ مولانا ضیاء بھی بطور شاگرد کے ساتھ رہے۔ چاہے قاسم العلوم ملتان ہو یا دارالعلوم کبیروالہ، مولانا ضیاء نے ۱۹۶۴ء میں دارالعلوم کبیروالہ سے سند فراغ حاصل کی۔ حضرت علامہ مولانا عبدالخالق صدر صاحب، مولانا منظور الحق، مولانا ظہور الحق، مولانا علی محمد، مولانا عبدالمجید لدھیانوی ایسے یگانہ روزگار حضرات کے آپ شاگرد رشید تھے۔ فراغت کے بعد فیصل آباد، کوٹ رادھا کشن، سمندری، قصور، جامع مسجد فاروقیہ کمالیہ، جامع مسجد کریمیہ کمالیہ میں آپ خطیب رہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے ضیاء القرآن عبیدیہ کے نام سے کمالیہ میں مدرسہ قائم کیا اور یہاں اخیر عمر تک خطیب رہے۔

مولانا عبیدالرحمٰن صاحب خوب خوش مزاج خطیب تھے۔ زیادہ تر پنجابی میں تقریریں ہوتیں۔ خوش مزاجی، ظرافت، بذلہ سنجی میں سخت اختلافی بات کو اتنی خوش اسلوبی سے ادا کرجاتے تھے کہ حیرت ہوتی تھی۔ گفتگو میں چوٹ کرنا بھی جانتے تھے اور پھر الفاظ کے مساج سے سہلا کر سامع کو برانگیختہ ہونے کا موقع بھی نہ دیتے۔

مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا محمد رفیق جامی، مولانا عبیدالرحمٰن ضیاء تینوں حضرات کی تکون قابل توجہ تھی۔ اب ان کے جانے سے تکون ٹوٹ گئی۔ تینوں حضرات کا ہی کمالیہ سے تعلق تھا۔ تینوں ہر سال برطانیہ میں بھی اکٹھے رہتے۔ ہم پیالہ وہم نوالہ، ہم وطن، ہم مزاج، ہم ذوق، ہم زبان وبیان تھے۔ رد بدعت مولانا ضیاء کا پسندیدہ موضوع تھا۔ پہلے احیاء سنت میں رہے۔ آج کل علماء کونسل میں تھے۔ اوّل آخر آپ کا میدان تبلیغ تھا۔ ہر بے دین و بددین فتنہ کے خلاف نبرد آزما رہے۔ کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ وقت موعود آن پہنچا۔ ان دیکھی مگر یقینی منزل کی طرف چل دیئے۔ جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے جنازہ پڑھایا۔ جانے والے رحمت کردگار آپ کی یاوری کرے۔ آمین!

مولانا سید ضیاء الحسن شاہ صاحب کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے نائب امیر جامع مسجد الکوثر لنڈا بازار لاہور کے خطیب ۱۶؍مارچ ۲۰۲۰ء کو وصال فرماگئے۔ مرحوم خیبر پختونخواہ کے اصلاً رہائشی، اعلیٰ درجہ کے خوش آواز قاری تھے۔ تلاوت ان کی کانوں میں رس گھولتی اور دلوں کو مسحور کرتی تھی۔ بہت ہی پختہ جماعتی اور نظریاتی رہنما تھے۔ عالمی مجلس کی لاہور میں شناخت تھے، چناب نگر کانفرنس میں شرکت کے پکے خوگر تھے۔ ان کی اولاد بھی ساری دینی علوم کی حامل ہے، کچھ عرصہ سے بیماری نے ایسے گھیرا کہ چارپائی سے لگادیا۔ آپ کے صاحبزادہ مولانا سید محمد عبداللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور میانی کے قبرستان میں محوخواب ہوئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پردہ غیب سے ان کی اولاد کی کفالت فرمائیں۔ آمین!

مولانا غلام اکبر ثاقب کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے رہنما مولانا غلام اکبر ثاقب ۱۹۶۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۲؍مئی ۲۰۲۰ء کو واصل بحق ہوئے۔ آپ ڈیرہ غازی خان کے علاقہ ترمن کے رہائشی تھے۔ ڈیرہ غازی خان کی کالج مسجد کے خطیب اور امام تھے، متعدد دینی مدارس میں تدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ خوب محنتی اور محرک قسم کے رہنما تھے۔ مولانا صوفی اللہ وسایا مرحوم کے تربیت یافتہ تھے، ان کے زمانہ سے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دیوانہ وار تگ ودو کی۔ عالمی مجلس ڈیرہ غازی خان کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ مرحوم ہر دینی تحریک کے پروگرام میں شریک رہتے، سٹیج سیکرٹری شپ کے ماہر اور شائق تھے۔ ساتھ ساتھ پورے جلسہ کی رپورٹ کے لئے ہنڈس لیتے رہتے پھر مضمون لکھ کر شائع کرادیتے۔ ان کی سادگی وشرافت ہر قسم کے شبہ سے پاک تھی۔ ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ وہ ضلع بھر کے کسی بھی اہم جلسہ کو ترک نہ کرتے۔ کچھ عرصہ سے شوگر بن بلائے مہمان کی طرح وبال جان بنی، شوگر اور پھر رمضان المبارک کے روزے، جان ہار دی، روزہ کو ترک نہیں کیا۔ ڈیرہ شہر میں وصال ہوا، ترمن گاؤں لیجایا گیا، اگلے روز مولانا عبدالحمید تونسوی خطیب اہل سنت کی امامت میں جنازہ ہوا۔ مولانا عبدالعزیز لاشاری نے عالمی مجلس کی طرف سے جنازہ میں نمائندگی کی۔ عاش غریباً ومات غریباً کا مصداق تھے۔ حق تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب کریں۔

مولانا محمد احمد مجاہد لاہور

۲۱؍مئی ۲۰۲۰ء مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے لاہور میں نمائندہ مولانا محمد احمد مجاہد انتقال فرماگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فقیروالی کے امیر جناب ماسٹر باؤ تاج محمد نکودری تھے، ان

کے صاحبزدے مولانا محمد احمد مجاہد تھے۔ جو پہلے ننکانہ میں خطیب رہے، پھر لاہور منتقل ہوئے، جہاں رہے والد مرحوم کی تربیت کے مطابق عالمی مجلس کے پلیٹ فارم سے عقیدہ ختم نبوت کے منادرہے۔ آپ کے تمام صاحبزادگان اہل علم ہیں، سب کو دین پڑھایا اور وہ سب لاہور کے مختلف اداروں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مرحوم رمضان شریف میں بیمار ہوئے ہسپتال داخل ہوئے، وقت اجل آن پہنچا، مسیحائے قوم ڈاکٹر صاحبان نے فرضی طور پر کرونا کی وفات دے کر ان کی وفات کے صدمہ کو ورثاء کے لئے مزید دل خراش بنادیا، جناب پیر رضوان نفیس نے جنازہ کی امامت کی اور پھر مرحوم کو رحمت حق کے سپرد کر دیا گیا۔

حاجی نعمت اللہ عرف کالے خان کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے رہنما جناب حاجی نعمت اللہ عرف کالے خان ۱۹۴۵ء میں مردان پشاور کے مضافاتی دیہات میں عبداللہ خان کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں کاروبار کے سلسلہ میں کوئٹہ آئے اور پھر کوئٹہ کے ہی ہو کر رہ گئے۔ آپ ایک مخلص، زیرک، مجسمۂ خیر اور ممتاز تاجر رہنما تھے۔ طبیعت میں اعتدال، مزاج میں ٹھہراؤ، سوچ میں گہراؤ، زبان پر ہمیشہ خیر کی بات، چال ڈھال میں تواضع کے حامل تھے۔ کوئٹہ، چناب نگر اور دیگر جماعتی پروگراموں میں حاضر باش رہتے تھے۔ ان کے وجود سے ساتھیوں کو حوصلہ ملتا تھا۔ رمضان کے آخری عشرہ میں ۲۰؍مئی ۲۰۲۰ء کو دنیا سے منہ موڑا اور آخرت کو سدھار گئے۔ حق تعالیٰ ان کی قبر مبارک کو شرابور رحمت فرمائیں۔ آمین!

جناب قاری عمر خطاب مرحوم

عالمی مجلس مردان کے رہنما قاری عمر خطاب جامعہ انوار محمدیہ شہیدان بازار کے مہتمم ۹؍مئی ۲۰۲۰ء کو وصال فرماگئے۔ وہ ایک نامور قابل احترام رہنما تھے۔ ان کا وجود اللہ رب العزت کی رحمتوں کا مہبط تھا، حق تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔

جناب قاری سعید الرحمٰن تنویر

آپ مئی ۲۰۲۰ء میں وصال فرماگئے۔ آپ منگ آزاد کشمیر کے دینی ادارہ کے بانی اور مہتمم، بہت ہی مقبول خطیب اور رہنما تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام آزاد کشمیر کے ممتاز رہنماؤں میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

جناب حاجی صغیر احمد پھالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پھالیہ کے بہی خواہ، علماء کرام کے میزبان، خیر کے جملہ کاموں میں پیش پیش حاجی صغیر احمد مرحوم ۲۲؍مئی ۲۰۲۰ء کو وصال فرماگئے۔ حق تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائیں!

قادیانیوں کے سوالات کے جوابات

مولانا اللہ وسایا

قادیانیوں نے حال ہی میں اپنے چینل سے مسلمانوں پر سوالات کرنے شروع کئے ہیں۔ذیل میں ان کے سوالات نقل کر کے جوابات پیش خدمت کئے جاتے ہیں۔

قادیانی سوال نمبر ۱:

جب ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم آنحضورﷺ کے بعد کسی بھی نبی یا مجدد کی آمد پر ایمان سے انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار پاکستانی مسلمانوں کو کیا قرار دیتا ہے؟

جواب:

قادیانیوں کو چیلنج دیا گیا تھا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں۔آئینی ترمیم کے نام سے جو آپ نے سوال کیا ہے یہ غلط ہے۔آئینی ترمیم میں سرے سے اس بات کا تذکرہ تک نہیں۔چنانچہ وہ آئین کی ترمیم میں ابھی تک یہ الفاظ نہیں دکھا پائے اور نہ دکھا پائیں گے۔دیدہ باید!

اس چیلنج کے بعد پھر قادیانیوں نے اپنا مؤقف بدلا۔آئینی ترمیم کی بجائے ووٹر لسٹوں یا شناختی کارڈ کے فارم کے حلف نامہ کو لائے۔لیکن یہ بھی ان کا اپنے عوام کی آنکھوں میں چالاکی و دھوکہ دہی سے مٹی ڈالنے کے مترادف ہے۔اس لئے کہ قادیانی قیادت جانتی ہے کہ اس حلف نامہ کی اصل غرض یا روح وہ یہ ہے کہ دھوکہ دہی سے کوئی قادیانی جھوٹ بول کر مرزا قادیانی کو مانتے ہوئے خود کو مسلمان نہ لکھ سکے۔یہ فارم کے حلف نامہ کی روح ہے۔جس سے مرزا قادیانی کے کفر پر مسلمان فارم پر کنندہ کے دستخط لئے جاتے ہیں۔وہ کادیانی یا لاہوری نہیں۔مرزا قادیانی کے کفر پر دستخط کر کے قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل ہونے سے روک ڈالی جاتی ہے۔تاکہ واضح ہو کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے مسلمان نہیں۔رہا سیدنا مسیح علیہ السلام کا انتظار یا تشریف لانا اور اس ترمیم سے رکاوٹ اس کا شائبہ تک نہیں۔معترض پتھروں سے ٹکرا کر بھی یہ ثابت نہیں کر سکتا۔محمد عربیﷺ سے پہلے کے نبی کی آمد اور اس نبی کا تشریف لا کر دین اسلام و دین محمدی کے علم کو بلند کرنا، ختم نبوت کے منافی یہ تب ہوتا کہ جب سیدنا مسیح، حضور علیہ السلام کے بعد نبی بنائے جاتے۔

۱...... آپﷺ سے پہلے کے نبی کا حضور علیہ السلام کی امت میں آکر شامل ہونا۔

۲...... حضور علیہ السلام کے امتی کہلانے والے کسی شخص کا حضور علیہ السلام کے بعد نبی بن جانے کا دعویٰ کرنا۔

اگر قادیانی ان جدا جدا دو باتوں کو نہیں سمجھتے تو پھر ان سے خدا ہی سمجھے۔ مسیح علیہ السلام آپ ﷺ سے پہلے نبی بنائے جاچکے۔ ان کی آمد ثانی ختم نبوت کے منافی نہیں بلکہ صاحب ختم نبوت کے فرامین کی تعمیل ہے۔ ہاں! حضور علیہ السلام کے بعد مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا ختم نبوت سے انکار اور حضور علیہ السلام کے فرامین کی بغاوت ہے۔ فرمانبردار و باغی میں جتنا فرق ہے ان دو جدا جدا، علیحدہ باتوں میں اس سے بھی زیادہ فرق ہے۔

۳...... مرزا قادیانی نے (تریاق القلوب ص۱۵۷، خزائن ج۱۵ ص۴۷۹) میں اپنی پیدائش کا منظر یہ لکھا ہے: ''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد والدین کے گھر میں کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔'' اس عبارت میں خاتم کا لفظ اولاد جمع کی طرف مضاف ہے۔ جس سے مرزا کا اپنے ماں باپ کی آخری اولاد ہونا متحقق ہے۔ خود مرزا نے بھی یہی مراد لیا ہے کہ: ''میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔'' قادیانی توجہ کریں کہ جب مرزا نے خود کو خاتم الاولاد کہا مرزا قادیانی کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر زندہ تھا۔ مرزا غلام قادر کے زندہ ہونے سے مرزا کے خاتم الاولاد پر کوئی فرق نہ پڑا تو رحمت عالم ﷺ سے پہلے کے نبی سیدنا مسیح علیہ السلام کے زندہ ہونے سے بھی آپ ﷺ کے خاتم النبیین پر کوئی فرق نہیں آتا۔ پھر مرزا غلام قادر کا صبح و شام مرزا کے ماں باپ کے گھر آنا جانا تھا۔ اپنے سے پہلے بھائی کا مرزا کے والدین کے گھر آنا جانا مرزا کے خاتم الاولاد ہونے سے مانع نہیں تو مسیح علیہ السلام کا دوبارہ آنا بھی حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں۔

ہاں! مرزا کے بعد اگر مرزا کے ماں باپ کے ہاں کوئی لڑکی یا لڑکا پیدا ہوتا تو مرزا خاتم الاولاد نہ رہتا۔ اسی طرح اگر آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو نبوت مل جاتی تو یہ آپ کی ختم نبوت کے منافی ہوتا۔ اب تو قادیانی معترض کو سمجھ جانا چاہئے۔

۴...... کل قیامت کے دن سیدنا آدم علیہ السلام سے سیدنا مسیح علیہ السلام تک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء موجود ہوں گے۔ ان کی موجودگی خاتم النبیین حضرت محمد عربی ﷺ ہوں گے تو یہ اظہر من الشمس ثابت ہوئی کہ حضور علیہ السلام سے پہلے کے کسی نبی کی دوبارہ آمد یا موجودگی وہ حضور علیہ السلام کی خاتمیت کے منافی نہیں ہے۔ ہاں! حضور علیہ السلام کے کسی شخص کا دعویٰ نبوت وہ ختم نبوت کے منافی اور بغاوت ہے۔

قادیانی سوال نمبر۲:

جن علماء نے اسمبلی میں بیٹھ کر احمدیوں کو کافر قرار دیا، وہ سب ایک دوسرے کو کافر قرار دے چکے ہوئے تھے۔ پھر آئینی ترمیم احمدیوں ہی کے خلاف کیوں کی گئی؟

جواب:

۱...... قادیانیوں کا یہ شاہکار جھوٹ ہے کہ ۱۹۷۴ء کے ممبران اسمبلی علماء ایک دوسرے کو کافر کہتے تھے۔ البتہ وہ سب مرزا قادیانی کے کفر پر متفق تھے۔

۲...... بعض علماء کا دوسرے فرقہ کے بعض افراد پر فتویٰ دینا یہ اعتراض قادیانیوں نے اسمبلی میں بھی اٹھایا تھا۔ وہاں ایسا جواب ملا کہ ان کا منہ بند ہوگیا۔ باسی کڑی کا اب ابال، عقل وخرد کے خلاف ہے۔

۳...... حضور علیہ السلام کی گستاخی کفر ہے۔ جس عالم نے فتویٰ دیا، سو فیصد صحیح دیا۔ جس کے خلاف یہ فتویٰ دیا گیا۔ اس نے بھی کہا کہ حضور علیہ السلام کی گستاخی کو میں بھی کفر سمجھتا ہوں تو وہ فتویٰ پادر ہوا ہوگیا کہ غلط فہمی سے غلط فتویٰ دیا۔ تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ، تحریک ناموس رسالت میں تمام مکاتب فکر اور پوری امت کل بھی ایک تھی، آج بھی ایک ہے۔ بعض لوگوں کے بعض لوگوں کے خلاف وقتی، ناسمجھی کے فتویٰ گاؤخورد ہوگئے۔ الزام کفر کا کسی دوسرے فرقہ نے التزام نہ کیا۔ لہٰذا وہ فتاویٰ ناقابل قبول ہوگئے۔

حضور علیہ السلام کے بعد دعویٰ نبوت کفر ہے۔ پوری امت ان تمام جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب تا مسیلمہ پنجاب کو کافر سمجھتی ہے۔ قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا نبی تھا تو ان کے اس تسلیم سے مرزائیوں نے ایک کفر کو تسلیم کرکے الزام کفر کا التزام کرلیا۔ لہٰذا یہ پوری امت کے نزدیک کافر قرار پائے۔ نہ صرف آئین پاکستان بلکہ فیصلہ ہائے سپریم کورٹ، پاکستان وافریقہ، رابطہ عالم اسلامی سب نے ان کے کفر کا اعلان کیا تو قادیانیوں کے کفر پر امت کا اجماع ہوگیا۔ ایک انجینئر کی غلط ڈیزائننگ سے پوری دنیا کے انجینئروں کا، ایک ڈاکٹر کے ایک غلط آپریشن سے دنیا بھر کے ڈاکٹروں کا انکار کرنا عقل مندی نہیں۔ بعض کے بعض کے خلاف بعض غلط فتوؤں کی بنیاد پر پوری امت کے صحیح متفقہ اجماعی مؤقف پر اعتراض کرنا بھی دانش مندی نہیں۔ پھر بھی قادیانی اس فرق کو نہیں سمجھ پارہے تو اپنے کئے کی تو پا رہے ہیں۔

قادیانی سوال نمبر۳:

۱۹۵۳ء میں پاکستانی علماء مسلمان کی کوئی تعریف پیش نہ کرسکے۔ ۲۱ سال بعد مسلمان کی تعریف بیان کرنے ہی لگے تو اس میں یہ نہ بتاسکے کہ مسلمان کون ہوتا ہے، صرف یہ بتادیا کہ مسلمان کون ’’نہیں‘‘ ہوتا؟

جواب:

مسلمان کی تعریف علم کلام کی کتب میں چمکتے دمکتے سورج کی طرح واضح موجود تھی، ہے، اور رہے گی۔ ’’تصدیق الرسول بما جاء به وعلم مجيئه بالضرورة‘‘ آپ ﷺ جو کچھ اللہ رب العزت کی طرف سے لائے جو ضروریات ہیں ان کو ماننے کا نام مسلمان ہے۔ ہر عالم دین یہ تعریف پڑھا ہوا ہے اور

جانتا ہے۔ یہ تعریف ۱۹۵۳ء میں بھی کی گئی۔ ''ضروریات دین'' ہر وہ چیز جس کا دین ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہوا۔ اس میں توحید، ملائکہ، آسمانی کتب، تمام انبیاء، یوم قیامت، تقدیر، بعث بعد الموت سب شامل ہیں اور یہ ایمان مفصل میں مذکور ہیں۔

مسلمان کی اوپر جو تعریف کی گئی۔ اس کا ایمان مجمل میں تذکرہ ہے۔ ''امنت باللہ کما ھو باسمائہ وصفاتہ وقبلت جمیع احکامہ اقرار باللسان وتصدیق بالقلب'' اللہ تعالیٰ کے جملہ احکامات کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کا نام مسلمان ہے۔ جملہ احکامات یا ضروریات دین یا جو کچھ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے۔ یہ مختلف تعبیرات ہیں۔ مفہوم سب کا ایک ہے۔

پورے دین کو دل وجان سے ماننا مسلمان ہونا ہے۔ دین کی کسی ایک بات، جس کا دین ہونا سب کو معلوم ہو اس کا انکار کفر ہے۔ کلمہ پڑھنا اس کی علامت ہے۔ ہاں! کلمہ پڑھ کر کوئی دین کی ثابت شدہ مانی ہوئی بات کا انکار کرے گا تو کلمہ کا منکر سمجھا جائے گا۔ امام محمد فرماتے: ''من انکر شیأ من شرائع الاسلام فقد بطلت قولہ لا الہ الا اللہ'' دین اسلام کی شرائع (ضروریات دین) کسی ایک کے انکار سے اس کا کلمہ پڑھنا باطل ہو جائے گا۔ ان تفصیلات کے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ علماء نے ان تفصیلات کو بیان کیا تو جسٹس منیر نے کہا علماء متفقہ تعریف نہیں کر سکے۔ اس نے جھوٹ کی گندگی جو پیٹ میں اتاری وہی قادیانی کر رہے ہیں۔ (یہ جملہ مرزا قادیانی کے حوالہ سے لیا ہے۔ قادیانیوں نے برا منانا ہے تو مرزا کی پشت پر سوار ہو کر کوڑا برسائیں تاکہ اسے تعزیر نصیب ہو۔)

۱۹۷۴ء میں آئین بناتے وقت جب ہمارے حضرات نے تسلیم کرالیا کہ صدر مملکت مسلمان ہوگا تو سوال پیدا ہوا کہ مسلمان کون ہے۔ اس کی تعریف آئین میں درج کی جائے۔ جناب کوثر نیازی صاحب نے جناب بھٹو صاحب سے کہا کہ علماء سے کہیں کہ وہ مسلمان کی تعریف بتائیں۔ یہ نہیں بتا سکیں گے۔ جناب کوثر نیازی کا یہ کہنا بھی جسٹس منیر کے کذب سے متاثر ہونے کے باعث تھا۔ جناب بھٹو صاحب نے جناب کوثر نیازی کی بات سن کر فرمایا کہ علماء مسلمان کی تعریف کریں۔ مولانا مفتی محمود صاحب فلور پر مسلمان کی تعریف درج کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ جناب کوثر نیازی اور جناب بھٹو صاحب کی باہمی گفتگو کے انداز سے مولانا عبدالحق شیخ الحدیث بھانپ گئے کہ اب بات مسلمان کی جامع تعریف کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے اس دوران مسلمان کی تعریف کاغذ پر لکھ لی۔

جناب بھٹو صاحب نے فرمایا کہ مسلمان کی تعریف پیش کرو۔ مولانا عبدالحق صاحب نے وہ لکھی ہوئی تعریف حضرت مفتی صاحب کو تھما دی۔ آپ نے وہ پڑھ دی۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے تائید کر دی۔

پورے ہاؤس نے لبیک کہی۔ قادیانی کفر ہار گیا اسلام جیت گیا۔ اس لئے کہ مسلمان کی تعریف سے ثابت ہوا کہ قادیانی مسلمان نہیں۔ یہ ۱۹۷۴ء سے بھی پہلے کی بات ہے جو ۱۹۷۳ء کے آئین کی تشکیل وتدوین کے وقت ہو گیا تھا۔ جتنا وقت قارئین کو یہ بات پڑھتے ہوئے لگے گی اس سے بھی کم وقت میں علماء آئین میں تعریف مسلم پیش کر کے فارغ ہو گئے۔

یہاں ایک لطیفہ کا ذکر ضروری ہے کہ ۱۹۵۳ء کی انکوائری عدالت میں ضروریات دین کی تعریف۔ ’’جس کا دین ہونا ہر مسلمان کو معلوم ہو۔‘‘ وہ کون کون سی چیزیں ہیں یا جو کچھ رحمت عالم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اس کی فہرست یا تعریف تو یہ تفصیل طلب ہے۔ لیکن جج منیر نے سوال کر دیا۔ آگے مولانا محمد ادریس کاندھلوی جیسے علم الکلام کے ماہر عالم دین تھے۔ آپ نے فرمایا جو چیز جتنی عام ہو معلوم تو سب کو ہوتی ہے۔ لیکن اس کی تعریف کرنا مشکل ہوتا ہے۔ منیر نے کہا وہ کیسے؟ عدالت کی میز پر گلاس رکھا تھا۔ مولانا نے فرمایا کہ ہر عام وخاص کو معلوم ہے کہ یہ گلاس ہے۔ اس کی تعریف مشکل ہے۔ نہیں تو جج صاحب آپ فرمائیں گلاس کسے کہتے ہیں؟ منیر نے کہا شیشہ کا گول گول۔ آپ نے فرمایا کہ جگ گول گول اور شیشے کا ہوتا ہے۔ لیکن اسے کوئی گلاس نہیں کہتا۔ شیشے کی بوتل، شیشے کی بھی ہوتی ہے اور گول بھی۔ اسے بھی کوئی گلاس نہیں کہتا۔ منیر نے کہا جس سے پانی پیا جائے۔ فرمایا میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر ان میں پانی بھر کر پی لوں تو ان کو تو کوئی گلاس نہیں کہتا۔ وہ چکرا گیا۔ مولانا نے فرمایا جج صاحب! پائجامہ کی تعریف کیا ہے؟ اس نے کہا کہ جو جسم کے نچلے حصے میں پہنا جاتا ہے۔ فرمایا یہ کام تو لنگی بھی کرتی ہے۔ لیکن اسے پائجامہ کوئی نہیں کہتا۔ اس نے کہا کہ جس کے گول گول دو حصے دو ٹانگوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پتلون وشلوار میں بھی ایسے ہوتا ہے۔ لیکن ان کو پائجامہ کوئی نہیں کہتا۔ اس پر منیر سٹ پٹایا۔ مولانا نے فرمایا کہ جج صاحب کیا مجھے اجازت ہے کہ میں اخبارات کو بیان جاری کروں کہ ہمارے جج صاحب کو گلاس و پائجامہ کی تعریف نہیں آتی۔

قارئین! اس تفصیل سے میری غرض یہ ہے کہ علماء مسلمان کی تعریف نہیں کر سکتے، یہ منیر کی اگلی ہوئی ہڈی ہے جسے آج دوبارہ قادیانی چبانے کے اسی طرز عمل کو دہرانے اور پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔ لیجئے! یہ آئین پاکستان ہے۔ ترمیم شدہ لغایت ۱۹۹۲ء کا نسخہ اس کے ص ۱۹۷ پر مسلمان صدر مملکت کے حلف نامے میں درج ہے۔

مسلمان کی تعریف

’’صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت وتوحید قادر مطلق تبارک وتعالیٰ، کتب الٰہیہ جن میں قرآن پاک ختم الکتب ہے۔ نبوت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بحیثیت خاتم النبیین

جن کے بعد کوئی نہیں ہوسکتا۔ روز قیامت اور قرآن پاک، وسنت کی جملہ مقتضیات وتعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں۔‘‘ (جدول سوم عہدوں کے حلف ص۱۹۷)

(نوٹ) اس میں قرآن وسنت کی جملہ مقتضیات وتعلیمات میں تمام ’’ضروریات دین‘‘ آگئیں جن کی بحث پہلے آچکی ہے۔ اسی طرح آئین پاکستان کے ص۱۶۴ پر صراحت کی گئی کہ آئین میں مثلاً اسمبلیوں کی سیٹوں میں کہ اتنی سیٹیں مسلم کی ہوں گی۔ اتنی غیر مسلموں کی، تو مسلم سے مراد کون؟ غیر مسلم سے مراد کون ہوگا؟ تو اس کی وفات کے لئے آئین میں یہ درج کیا گیا۔

الف...... ’’مسلم‘‘ سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت وتوحید قادر مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، خاتم النّبیین حضرت محمد (ﷺ) کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو۔ جس نے حضرت محمد (ﷺ) کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے۔

ب...... ’’غیر مسلم‘‘ سے ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص یا کوئی بہائی اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔

(آئین پاکستان ص۱۶۴)

ہر ملک کے آئین میں ضرورت کے تحت الفاظ لائے جاتے ہیں۔ اس میں کسی جھوٹے مدعی نبوت سے برأت کا اضافہ اس لئے کیا گیا کہ مرزا کو مانتے ہوئے کوئی قادیانی دھوکہ سے خود کو مسلمانوں میں شمار نہ کر سکے۔ ختم نبوت پر بلا مشروط ایمان کہ آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کے مدعی نبوت سے اظہار نفرت وبیزاری ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ قادیانی کیوں بھول رہے ہیں کہ اہل اسلام کے نزدیک مرزا جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اسے پیغمبر، مذہبی مصلح، نبی ماننے والے کو ہم غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ اس کو مسلمان، پیغمبر، مذہبی مصلح، نبی ماننا تو درکنار اسے کوئی مسلمان بھی سمجھے یا اس کو غیر مسلم نہ سمجھے اسے بھی ہم مسلمانوں میں شامل نہیں گردانتے۔ سیدنا مسیح علیہ السلام آنحضرت خاتم النّبیین ﷺ سے پہلے کے نبی ہیں۔ ان کی آمد ہمارے لئے آنحضرت ﷺ کے فرامین کی تکمیل میں جیسے ’’کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم (بخاری)‘‘ ہزاروں خوشیوں کا موجب ہوگی۔ البتہ سچے مسیح کی آمد ثانی۔ جھوٹے مدعی مسیحیت ملعون قادیان کے ماننے والوں کے لئے ہزاروں ملامتوں اور غموں کا باعث۔ سچ کی آمد پر جھوٹ کا جو حال ہوتا ہے قادیانیوں کے کذب کا وہی حال ابھی سے سوال بالا میں ہویدا ہوا چاہتا ہے۔

قادیانی سوال نمبر۴:

جو علماء ۱۹۴۷ء کی اسمبلی میں بیٹھے تھے وہ یا ان کے بزرگ جناح صاحب کو قائداعظم کی بجائے کافر اعظم قرار دے چکے تھے۔ اگر آپ کو ان کا فتویٰ ہمارے خلاف قبول ہے تو کیا آپ محمد علی جناح صاحب کے خلاف کفر کا فتویٰ آج بھی قبول کرتے ہیں؟

جواب:

’’۱۹۷۴ء کی اسمبلی میں جو علماء بیٹھے تھے وہ یا ان کے بزرگ جناح صاحب کو قائداعظم کی بجائے کافر اعظم قرار دے چکے تھے۔‘‘ ۱۹۷۴ء کی اسمبلی کے ممبران علماء کے بزرگوں نے قائداعظم کو کافر اعظم کہا۔ یہ اتنا بڑا قادیانیوں کا جھوٹ ہے جتنا بڑا ملعون قادیانی کا دعویٰ نبوت جھوٹ تھا۔ جھوٹے مدعی نبوت کے ماننے والوں سے اس قسم کے سفید جھوٹ کی ہی توقع کی جاسکتی ہے۔ سیاہ دلی سے سفید جھوٹ پیٹ بھر کر بولنا قادیانیوں کی دماغی کیفیت جس سے وہ دوچار ہیں اس کا اظہار ہے۔ لیجئے سوال فرمایا ہے تو جواب سنئے۔

فقیر کی معلومات کی حد تک جناب قائداعظم مرحوم کے متعلق دو اشخاص نے یہ بدزبانی کی۔ ایک نے تو قول سے، دوسرے نے فعل وقول دونوں سے۔ قول سے یہ بدزبانی کرنے والا مظہر علی اظہر جو خود قائداعظم کا ہم عقیدہ تھا۔ اسے باقی مسلمانوں یا مسلمان جماعتوں کا اس بات میں نمائندہ قرار دینا قادیانیوں کی تاریخی بددیانتی ہے۔ اس بات میں مظہر علی اظہر کا کوئی نمائندہ یا اسے بزرگ ماننے والا شخص ایک بھی قومی اسمبلی میں موجود نہ تھا۔ قادیانی جھوٹ بول کر کذاب اعظم قادیانی کے امتی ہونے کا حق کذب ادا کررہے ہیں۔ کذب کی سیاہی نے ان قادیانیوں کے دل، زبان، چہرہ کی کیفیت کو ایک کردیا ہے۔ مانا کہ اس وقت مظہر علی اظہر مجلس احرار کے سیکرٹری جنرل تھے۔ لیکن یہ اس کی ذاتی رائے تھی۔ تاریخ گواہ ہے مجلس احرار کے خورد وکلاں، رہنماء وکارکن غرض ایک بھی شخص نے اس کی تائید نہیں کی۔ اس کی شخصی بات کو پوری جماعت کے سر پر منڈھنا قادیانی جماعت اپنے مروڑ پیٹ کو درست کرنے کا علاج سمجھ رہی ہے۔ جب کہ ریکارڈ پر ہے کہ ایک بھی شخص نے اس کی تائید نہیں کی۔ ہاں! یہ بھی تاریخ کی شہادت ہے کہ مجلس احرار کے اپنے زمانہ کے سب سے بڑے خطیب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے علی الاعلان مظہر علی کے منہ پر اس کی تردید کی، روکا، ٹوکا۔ رنجیدگی کا برملا اعلان کیا۔‘‘ (ملاحظہ ہو سیدی وابی ص۱۳۶)

اسی طرح شورش کاشمیری نے لکھا کہ شورش، مولانا حبیب الرحمٰن، ماسٹر تاج الدین، حضرت امیر شریعت سب نے مظہر علی کی اس بات کا برا منایا۔ تردید کی، برأت کا اعلان کیا۔ مظہر علی اظہر کو ملامت کی۔ اسے اخلاق کا دیوالیہ پن قرار دیا۔ (بوئے گل ص۲۷۱-۲۷۵)

اس بدزبانی میں شریک دوسرا شخص

جناب قائداعظم مرحوم کو کافر سمجھنے اور کہنے میں اپنے فعل وقول سے اس پر اصرار کرنے والا کون شخص تھا؟ اور اس کی تائید کرنے والی کون سی جماعت ہے؟ قادیانی کرم فرماؤں سے درخواست ہے کہ سنو! کان کھول کر سنو۔ دل میں تولو، کھوپڑی سے سوچو اور پھر اس ملعون شخص کے ملعون قول وفعل اور اس ملعونیت کی تائید کرنا اور پھر اس تائید پر آج تک مصر رہ کر کفر کی زناری کا ثبوت مہیا کرنے والے کون ہیں؟ تھامیئے سینہ کہ حقائق بولتے ہیں۔

جناب قائداعظم مرحوم کا جنازہ مسلمان کے تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے پڑھا۔ قادیانی جماعت کے گرو ظفراللہ قادیانی نے قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھا۔ جب بعد میں پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ قائداعظم میرے نزدیک مسلمان نہ تھے۔ میں اس کا جنازہ کیسے پڑھتا؟ ملعون قادیان مرزا کو نہ ماننے کی بنیاد پر قائداعظم کو مسلمان نہ سمجھتے ہوئے اپنے فعل وقول سے یہ ملعونانہ عقیدہ کا حامل کون شخص تھا؟

آج تک اس ظفراللہ کے اس ملعونانہ فعل کی ایک قادیانی نے تردید نہیں کی۔

تو یہ بدزبانی کرنے والے دو شخص تھے۔ ایک مظہر علی اظہر جس کی کسی مسلمان نے تائید نہ کی بلکہ اس کی جماعت نے بھی اس بات میں اس کی تردید کی۔ دوسرا بدزبان وبدعمل ظفراللہ قادیانی تھا جو آخر تک اس ملعونیت پر قائم رہا اور اس کی جماعت قادیانی بھی اس ملعونیت میں اس کے ساتھ رہی اور ہے۔ ظفراللہ خان قادیانی کے ملعونانہ فعل وقول کے ظاہراً باطناً نہاراً جہاراً حامی اور مددگار، قائل وفاعل، پوری قادیانی جماعت ہے۔ میرے خیال میں قادیانی چینل کے اہل کاروں کو بات سمجھ آ گئی ہوگی۔

قادیانی سوال نمبر۵:

کیا آج بریلوی قیادت ہمیں بتانا چاہے گی کہ ان کا فتویٰ آج بھی دیوبندیوں اور اہل حدیث کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا قائم ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو آپ ان کے خلاف کیوں آئینی ترمیم نہیں کرواتے؟ اور اگر نہیں ہے تو کیا آپ اپنے امام اور پیشوا کی تعلیمات سے لاتعلقی اختیار کر چکے؟

جواب:

ا...... اسی سے ملتا جلتا سوال کا پہلے جواب ہو چکا۔ جسے اس سوال کا بھی جواب قرار دیا جائے۔ نہیں تو پھر یاد رکھئے کہ اس کا جواب وہی ہے جو قادیانی جماعت کے مناظرین کو قادیانی جماعت کے دوسرے چیف گرو مرزا محمود قادیانی دے چکے ہیں۔ جس کا عنوان ''سوروں والا حملہ'' ہے۔ ملاحظہ ہو: (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان نمبر ۸۹ ص ۸ کالم ۱، ۲، مورخہ ۲۴ رجنوری ۱۹۳۵ء، خطبات محمود ج ۱۶ ص ۳۶، ۳۷)

۲...... پھر بھی آپ لوگ بقول مرزا محمود قادیانی سوروں والے حملہ سے باز نہ آئیں۔ (اس تعبیر سے ہزار بار معذرت لیکن قادیانی نہ بھولیں کہ میرا قصور صرف اسے نقل کرنا ہے۔ اصل یہ اعزاز وتمغہ خدمات انہیں ان کے خلیفہ قادیان نے عنایت فرمایا ہے) تو پھر عرض ہے کہ:

اگر دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث فتاویٰ جو باہم دیگر کے خلاف ہیں اس سے کسی کو ملزم کرنا ہے تو پھر مرزائے قادیانی کے ماننے والے لاہوری اور قادیانی ایک دوسرے کے بارے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ملاحظہ ہو:

مرزا محمود کا فرمان، لاہوری مرزائی سربراہ کے متعلق ’’کمینگی‘‘

’’دراصل مولوی محمد علی صاحب کی اس قدر خفگی اور برہمی کی وجہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ الفضل نے میری بیوی پر جاسوسی کا اتہام باندھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک پردہ نشین خاتون پر جاسوسی کا الزام کوئی کم ناپاک الزام نہیں ...... اور پھر نہ خود میاں (محمود احمد) صاحب کو میرے لئے اتنی غیرت پیدا ہوئی کہ اس کمینہ تحریر پر دو حروف ہی اسے کہتے۔ نہ جماعت میں سے کوئی شخص بولا۔‘‘

(اخبار پیغام صلح لاہور ج۱۹ص۴، ۵، کالم۲ مؤرخہ ۳/مارچ ۱۹۳۱ء)

’’مولوی محمد علی صاحب یقیناً اس امر سے انکار نہیں کر سکتے کہ اگر پردہ نشین خاتون پر جاسوسی کا الزام لگانا ناپاک فعل ہے جو کمینگی کی حد میں آتا ہے تو پردہ نشین خواتین کی عصمت وعفت پر حرف دھرنا یقیناً بدترین قسم کی کمینگی ہے۔ مگر کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ لوگ جن کے امیر ہونے کا مولوی صاحب کا دعویٰ ہے۔ ان پست فطرت اور بدباطن لوگوں کی جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے خاندان کی مقدس ومطہر خواتین پر طرح طرح کے ناپاک کمینہ بہتان باندھے اور ناپاک حملے کئے نہ صرف بالواسطہ بلکہ براہ راست امداد کرتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ خود مولوی (محمد علی) صاحب ان کو صلاح ومشورے دیتے رہے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان ج۱۸ نمبر۱۰۹، مؤرخہ ۲۱/مارچ ۱۹۳۱ء)

تاریک، سیاہ دل، محسن کش

’’اے ظالمو! (لاہوری مرزائی) تمہارے دل کیوں اس قدر سیاہ اور کیوں اتنے تاریک ہوگئے کہ تم معمولی باتوں میں بھی امتیاز نہیں کر سکتے۔ اے محسن کشو تم کیوں اتنے پتھر دل اور سردمہر ہوگئے کہ جس انسان (مرزا) کو اپنا ہادی اور راہنماء تسلیم کرتے ہو جس سے روحانی زندگی پانے کا دعویٰ رکھتے ہو اس کے دل سے نکلی ہوئی اور قبول شدہ دعاؤں سے پیدا ہونے والے وجود (مرزا محمود خلیفہ قادیان) کے متعلق ناگفتنی الفاظ استعمال کرتے ہو۔ قریب ہے کہ اس جفاکاری کے بدلے تم خدا کے عذاب میں مبتلاء ہو جاؤ اور جو جھوٹے

الزام تم حضرت مسیح موعود کی پاک اولاد پر لگا رہے ہو، وہ تم پر اور تمہاری اولاد پر سچے ہو کر لگیں۔ ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تمہاری اولادوں کی پہلے ہی کیا حالت ہے۔‘‘

(الفضل قادیان ج۱۲ نمبر۸ ص۵ کالم۱، مؤرخہ ۲۹؍جولائی ۱۹۲۴ء)

لاہوری، قادیانی، دونوں اور سنڈاس کی بو

’’خود جناب میاں محمود احمد صاحب نے مسجد میں جمعہ کے روز خطبہ کے اندر ہمیں دوزخ کی چلتی پھرتی آگ، دنیا کی بدترین قوم اور سنڈاس پر پڑے ہوئے چھلکے کہا۔ یہ الفاظ اس قدر تکلیف دہ ہیں کہ ان کو سن کر سنڈاس کی بو محسوس ہونے لگتی ہے۔‘‘ (مولوی محمد علی لاہوری مرزائی امیر جماعت لاہور کا خطبہ جمعہ)

(مندرجہ پیغام صلح لاہور ج۲۲ نمبر۳۳ کالم۲ ص۷، مؤرخہ ۳؍جون ۱۹۳۴ء، خطبات محمود ج۱۳ ص۱۳)

مرزا قادیانی کے اخلاق عالیہ کا پرتو ان کی جماعت کے دونوں دھڑوں پر

’’فاروق، جناب خلیفہ قادیان کے ایک خاص مرید کا اخبار ہے۔ جناب خلیفہ صاحب کئی مرتبہ اس کی خدمات کے پیش نظر اس کی توسیع اشاعت کی تحریک فرما چکے ہیں۔ سوقیانہ تحریریں شائع کرنے اور گالیاں دینے کے لحاظ سے اس اخبار کو قادیانی پریس میں بہت اونچا درجہ حاصل ہے۔ جماعت لاہور اور اس کے اکابر کو گالیاں دینا اس اخبار کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ اس کی ۲۸؍فروری ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ہمارے (لاہوری مرزائیوں کے) خلاف چند مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان میں بے شمار گالیاں دی گئی ہیں۔ جن میں سے چند بطور نمونہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ (اخبار پیغام صلح لاہور ج۲۳ نمبر۱۷ ص۲، مؤرخہ ۱۱؍مارچ ۱۹۳۵ء)

(۱) لاہوری اصحاب الفیل۔ (۲) اہل پیغام کی یہودیانہ قلابازیاں۔ (۳) ظلمت کے فرزند اور زہریلے سانپ۔ (۴) لاہوری اصحاب الاخدود۔ (۵) خباثت اور شرارت اور رذالت کا مظاہرہ۔ (۶) دشمنان سلسلہ کی بھڑکی ہوئی آگ میں یہ پیغامی (لاہوری فریق) عباد الدنیا وقود النار بن گئے۔ (۷) نہایت ہی کمینہ سے کمینہ اور رذیل سے رذیل فطرت والا اور احمق سے احمق انسان۔ (۸) اصحاب اخدود پیامی۔ (۹) دو غلے اور نیچے بروں عقائد۔ (۱۰) بدلگام پیغامیو۔ (۱۱) حرکات دنیہ اور افعال شنیعہ۔ (۱۲) محسن کشانہ اور غدارانہ اور نمک حرامانہ حرکات۔ (۱۳) دورخے سانپ کی کھوپڑی کچلنے۔ (۱۴) تم نے اپنے فریب کارانہ پوسٹر میں...... تک انگیخت اور اشتعال کا زور لگا لیا۔ (۱۵) فوراً کپڑے پھاڑ کر بالکل عریانی پر کمر باندھ لی۔ (۱۶) ایسی کھلبلی اٹھی تھی۔ (۱۷) رذیل اور احمقانہ فعل۔ (۱۸) کبوتر نما جانور۔ (۱۹) احمدیہ بلڈنگ (لاہوری جماعت کے مرکز) کے؟ کرمک۔ (۲۰) اے سترے بہترے بڈھے کھوسٹ۔ (۲۱) اے بدلگام تہذیب و متانت کے اجارہ دار پیامیو (فریق لاہور)۔ (۲۲) برخوردار پیامیو۔ (۲۳)

جیسا منہ ویسی چپیڑ۔ (۲۴) کوئی آلو، ترکاری یا لہسن پیاز بیچنے بونے والا نہیں۔ (۲۵) جھوٹ بول کر اور دھوکے دے کر اور فریب کارانہ بھیگی بلی بن کر۔ (۲۶) لہسن پیاز اور گوبھی ترکاری کا بھاؤ معلوم ہو جاتا۔ (۲۷) آخرت کی لعنت کا سیاہ داغ ماتھے پر لگے۔ (۲۸) اگر شرم ہو تو وہیں …… چلو بھر پانی لے کر ڈبکی لگا لو۔ (۲۹) یہ کسی قدر جالیت اور خباثت اور کمینگی۔ (۳۰) علی بابا اور چالیس چور بھی اپنی مٹھی بھر جماعت لے کر بلوں میں سے نکل آئے ہیں۔ (۳۱) بھلا کوئی ان پیامی ایروں غیروں سے اتنا تو پوچھے۔ (۳۲) سادہ لوح پیامی فاران دشمن۔ (۳۳) پیامیو عقل کے ناخن لو۔ (۳۴) نامعقول ترین اور مجہول ترین تجویز۔ (۳۵) سادہ لوح اور احمق۔ (۳۶) اے سادہ لوح یا ابلہ فریب امیر پیغام۔ (۳۷) پیغام بلڈنگ کے اڑھائی ٹوٹرو۔ (۳۸) احمق اور عقل وشرافت سے عاری اور خالی۔ (۳۹) اہل پیغام (لاہوری فریق) نے جس عیاری اور مکاری اور فریب کاری سے اپنے دجل بھرے پوسٹروں میں۔ (۴۰) چاپلوسی اور پابوسی کا مظاہرہ۔ (۴۱) اہل پیغام کے دو تازہ گندے پوسٹر۔'' (منقول از اخبار فاروق قادیان پیامی نمبر، مؤرخہ ۲۸ر فروری ۱۹۳۵ء)

قادیانی چینل کے کارکنان کو اپنی جماعت کے ایک دوسرے پر فتوؤں کی اس پڑیا سے شفاء ہو جائے تو بہت مناسب، ورنہ ان کے فرمانے پر نسخہ تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے۔ تاریخ محمودیت، کمالات محمودیہ، شہر سدوم، ایسی بیسیوں قادیانی جماعت ہی کے افراد کی تصانیف سے جدید نسخہ تجویز کیا جائے گا۔

۴…… دیوبندیوں، اہل حدیث حضرات کے خلاف فتویٰ حاصل کرنے کے پیچھے خود قادیانی سازش کارفرما تھی کہ ان فتاویٰ کے اصل ان کے پاس تھے۔ ملاحظہ ہو (مقدمہ بہاولپور کی روئیداد) یہ ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۵ء کی باتیں ہیں۔ فرمائیں گے تو تفصیل کے لئے بھی حاضر ہیں۔

۵…… قادیانیوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نبی تھا۔ لاہوریوں نے کہا کہ نبی نہیں تھا۔ اگر مرزا نبی تھا تو اسے نبی نہ ماننے سے لاہوری کافر۔ اگر مرزا نبی نہیں تھا تو غیر نبی کو نبی ماننے پر قادیانی کافر ہوئے۔ کیا قادیانی، لاہوری ایک دوسرے کو کافر قرار دلانے کے لئے آئینی ترمیم کرائیں گے؟ یا وہ اپنے مقتداء وپیشواء کی تعلیمات سے لاتعلقی اختیار کر چکے ہیں۔

قادیانی سوال نمبر ۶:

اگر بانی جماعت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا انگریز حکومت کی طرف سے دی گئی مذہبی آزادی کو سراہنا امت مسلمہ سے غداری کے مترادف تھا تو دیگر مسلم مکاتب فکر (جن میں اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی علماء بھی شامل تھے) انگریز سے اپنی وفاداریوں کو کیا قرار دیں گے؟

جواب:

اگر مذہبی یا سیاسی رہنما نے انگریز کی مدح سرائی کی تو اسی وقت ہزاروں مسلم رہنماؤں نے اس کے خلاف بھی کہا۔اس کی تردید بھی کی کہ انگریز پرستی کرنے والے غلط ہیں۔رہی مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریز پرستی، کیا قادیانی جماعت میں سے کوئی اسے غلط کہتا ہے؟ ہمارے نزدیک انگریز پرست کسی رہنما کا قول غلط کسی پر حجت نہیں۔رہی مرزا قادیانی کی انگریز پرستی جسے مرزا قادیانی امر خداوندی، وحی الٰہی قرار دیتا ہے وہ قادیانی جماعت کے عقیدہ کا جزہے۔ایک آدمی کی سطحی غلطی پر مرزا قادیانی کو لاکر اس سے جان چھڑانے، اس کی وحی کو نظرانداز کرنے کے لئے یہ اعذار قادیانی معترضین کی فہم ودانش پر کیا تاثر قائم کریں گے؟

لیجئے! ہم آج بھی کہتے ہیں جس نے انگریز پرستی کی، غلط کیا۔کیا قادیانی بھی یہ جرأت کریں گے کہ مرزا نے انگریز پرستی کر کے غلطی کی؟ نہیں تو پھر ان چکر بازیوں سے آپ کیا حاصل کر پائیں گے؟ مرزا قادیانی کی انگریز پرستی خدائی حکم، پچاس گھوڑے، پچاس الماریاں فرمائیں گے تو تفصیل کے لئے حاضر پائیں گے۔

قادیانی سوال نمبر ۷:

برطانوی ہندوستان میں اہل حدیث، دیوبندی اور بریلوی علماء بھی انگریز کے خلاف جہاد کو ممنوع قرار دیتے رہے۔کیا یہ سب بھی انگریز کے ایجنٹ تھے جو مسلمانوں کے اتحاد کو توڑنے کے لئے کھڑے کئے گئے؟

جواب:

جنہوں نے انگریز پرستی کی، غلط سوچ کی بنیاد پر یا بطور انگریز کے ایجنٹ کے، انہوں نے غلط کیا۔

مرزا قادیانی، انگریز کا خودکاشتہ پودا، انگریز کا ایجنٹ ودلال، انگریز کی حکومت کو اپنے الہام کی سند بخشنے والا، جدی پشتی انگریز کا زلہ خوار، عام مذہبی یا سیاسی رہنما کی فروگزاشت اور انگریزی نبی کے کشوف والہام عقائد وایمان کا یقین وعزم۔ابدی ازلی مشن۔دونوں میں آپ کے نزدیک فرق ہے یا نہیں؟

یہ قادیانی چینل کے سات سوالات کے سرسری جوابات تھے جوعرض کر دیئے گئے ہیں۔تلخی ہوگئی ہو تو اپنی اداؤں پر غور کریں۔باقی یار زندہ تو ملاقات باقی۔انہیں صفحات میں علیحدہ سے ہمارے قادیانی حضرات سے سات سوالات بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔قادیانی حضرات کے ذمہ مولانا مرتضیٰ حسن کے ایک سو چالیس سوالات اور فقیر کے سوسوالات پہلے سے باقی ہیں۔تفصیلات چلتی رہیں گی۔

ضروری وضاحت

یہاں تک قادیانیوں کے سات سوال کے جوابات تحریر کر کے کمپوز بھی کرالئے گئے تھے۔ان کی

ریکارڈنگ بھی کرالی گئی تھی۔ یہ ۷/جون ۲۰۲۰ء بروز اتوار بعد از عصر کی بات ہے۔ ۸/جون ۲۰۲۰ء بروز سوموار صبح نو بجے ایک دوست نے فرمایا کہ قادیانیوں کے دوسوال اور بھی آ گئے ہیں۔ فقیر کے عرض کرنے پر وہ دوسوال مزید لئے تو ذیل میں ان کے جوابات کا بھی ساتھ ہی اضافہ کیا جاتا ہے۔

قادیانی سوال نمبر۸:

جماعت احمدیہ مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ آپ کی لائی ہوئی شریعت نہ صرف آخری ہے بلکہ ہر لحاظ سے کامل بھی ہے۔ کیا آپ ﷺ کی امت کی اصلاح کے لئے باہر سے کسی دوسرے نبی کے آنے پر ایمان رکھنا (خواہ کسی بھی حیثیت میں) آنحضور ﷺ کی شان خاتمیت کی روح کے خلاف نہیں؟

جواب:

سیدنا مسیح ابن مریمؑ قتل دجال کے لئے امت کی مدد کی خاطر تشریف لائیں گے۔ ان کی آمد پر دجال اکبران کے ہاتھوں قتل ہوگا۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ:

''عن عبداللّٰه بن مسعودؓ، عن النبی ﷺ قال لقیت لیلة اسری بی ابراهیم وموسٰی وعیسٰی قال فتذکروا امر الساعة فردوا امرهم الی ابراهیم، فقال لا علم لی بها فردوا الامر الی موسٰی، فقال لا علم لی بها فردوا الامر الٰی عیسٰی، فقال: اما وجبتها فلا یعلمها احد الا اللّٰه تعالٰی ذلک وفیهما عهد الٰی ربی عزوجل ان الدجال خارج قال ومعیی قضیبان فاذا رآنی ذاب کما یذوب الرصاص قال فیهلکه اللّٰه، حتی ان الحجر والشجر لیقول: یا مسلم ان تحتی کافرًا فتعال فاقتله قال: فیهلکهم اللّٰه تعالٰی'' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی تو وہ قیامت کے بارے میں باتیں کرنے لگے۔ پس انہوں نے اس معاملہ میں ابراہیم علیہ السلام سے رجوع کیا (کہ وہ وقت قیامت کے بارے میں کچھ بتائیں) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے فرمایا جہاں تک وقت قیامت کا معاملہ ہے تو اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ یہ بات تو اتنی ہی ہے البتہ جو عہد پروردگار نے مجھ سے کیا ہے اس میں یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوں گی پس وہ مجھے دیکھتے ہی رانگ (یا سیسہ) کی طرح پگھلنے لگے گا۔ پس اللہ اس کو ہلاک کرے

گا۔ یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے کہ اے مرد مسلم! میرے نیچے کافر چھپا ہوا ہے آ کر اسے قتل کر دے۔ چنانچہ اللہ ان سب (کافروں) کو ہلاک کر دے گا۔ (مسند احمد ج۱ص ۳۷۵ واللفظ لہ، ابن ماجہ ص۲۹۹، باب خروج الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وخروج یاجوج وماجوج (اس میں ہے کہ میں دجال کو قتل کروں گا) ابن جریر ج۱۷ص۹۱، زیر آیت: ''حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ'' مستدرک حاکم ج۵ص ۶۸۷، باب مذاکرۃ الانبیاء فی امر الساعۃ (امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیحین کی شرط پر صحیح الاسناد ہے) فتح الباری ج۱۳ص ۷۹، درمنثور ج۴ص ۳۳۶، مصنف ابن ابی شیبہ ج۸ص ۶۶۱، حدیث:۱۷، کتاب الفتن باب ماذکر فی فتنۃ الدجال)

نوٹ: امام احمد، حاکم، جلال الدین سیوطی، قادیانیوں کے مسلّم مجدد اور ابن جریر رئیس المفسرین ہیں ان سے یہ روایت منقول ہے۔

۱...... تمام انبیاء علیہم السلام کی موجودگی میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل دجال کے لئے دوبارہ دنیا میں آنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ کسی نبی نے اس پر نکیر نہ کی گویا انبیاء علیہم السلام کا قرب قیامت نزول مسیح علیہ السلام پر اجماع ثابت ہوا۔

۲...... اس واقعہ کو آنحضرت ﷺ بیان فرماتے ہیں۔

۳...... عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول کو وعدہ خداوندی فرماتے ہیں۔

۴...... عیسیٰ علیہ السلام کی دجال سے لڑائی کے وقت میں پتھر و درخت کلام کریں گے۔

۵...... دجال کے ساتھی جو جنگ میں شامل ہوں گے ہلاک ہو جائیں گے۔

۶...... اس لئے ہم مسلمانوں کو ان کی آمد پر دوہری خوشی ہوگی۔ کہ جہاں ان کے ہاتھوں دجال اکبر قتل ہوگا، وہاں اس دجال اکبر کے چیلے مرزا غلام احمد قادیانی کی امت بھی کذاب اعظم کے کذب کے واضح ہونے پر اپنی موت آپ مر جائے گی۔ سوال کی باقی جز کا جواب پہلے ہو چکا۔ آئندہ بھی آ رہا ہے۔

قادیانی سوال نمبر۹:

کیا امت مسلمہ کہلانے والے فرقے ہمیں بتانا چاہیں گے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی آمد ثانی میں کس حیثیت سے واپس تشریف لائیں گے؟ چونکہ آپ کو امت مسلمہ ہونے کا دعویٰ ہے، لہٰذا ایک متفقہ جواب کی درخواست ہے اور جواب دینے والے کو یہ بھی ثابت کرنا ہوگا کہ تمام فرقوں نے اس کو اپنا نمائندہ یعنی امت مسلمہ کا نمائندہ تسلیم کر لیا ہے۔

جواب

عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری بحیثیت حضور ﷺ کے امتی اور خلیفہ کے ہوگی۔ یعنی امت محمدیہ ﷺ کی طرف نبی بن کر تشریف نہ لائیں گے۔ کیونکہ وہ صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے جس پر قرآن شریف کی آیت: ’’رسولاً الی بنی اسرائیل (البقرہ: ۴۹) ‘‘ دلالت کرتی ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت کافہ وعامہ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی یہ ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اس لئے وہ صرف امتی اور خلیفہ ہوں گے۔ (بخاری شریف ج اص ۴۹۰، مسلم شریف ج اص ۸۸) پر ہے کہ: ’’ان ینزل فیکم عیسیٰ ابن مریم حکمًا مقسطًا‘‘

اور ’’ابن عساکر‘‘ میں ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے ’’الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی (ابن عساکر ج ۲۰ ص ۱۴۴) ‘‘ کہ میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔ تشریف آوری کے وقت وہ امت محمدیہ ﷺ کی طرف نبی اور رسول کی حیثیت سے تشریف نہ لائیں گے بلکہ خلیفہ وامام ہوں گے۔ اس لئے ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت کی خلاف ورزی لازم نہ آئے گی۔ باقی رہا یہ کہ وہ کیا نبوت سے معزول ہوجائیں گے؟ یہ بھی غلط ہے وہ نبوت سے معزول نہ ہوں گے بلکہ دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی اللہ ہونے کے باوجود ان کی ڈیوٹی بدل جائے گی۔ جیسے پاکستان کے صدر مملکت، پاکستان کے سربراہ ہیں۔ اگر وہ برطانیہ تشریف لے جائیں تو صدر مملکت پاکستان ہونے کے باوجود برطانیہ تشریف لے جانے پر ان کو برطانیہ کے قانون کی پابندی لازم ہے۔ حالانکہ وہ صدر مملکت ہیں مگر وہاں جاکر ان کی حیثیت صدر مملکت ہونے کے باوجود مہمان کی ہوگی۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں جو ان کی نبوت کا پیریڈ تھا اس میں وہ نبی تھے۔ کل جب وہ حضور ﷺ کی امت میں تشریف لائیں گے نبی ہونے کے باوجود حضور ﷺ کے زمانۂ نبوت میں ان کی حیثیت امتی وخلیفہ کی ہوگی۔ اب وہ نہ نبوت سے معزول ہوئے نہ ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر حرف آیا۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ سیدنا مسیح ابن مریم کی آمد پر تباغض وتحاسد ختم ہوجائے گا تو پوری امت ایک ہوجائے گی۔ فرقہ بندی کا نشان مٹ جائے گا۔

اس سے مرزا قادیانی کا کذب بھی لازم آیا۔ اس لئے کہ اگر مرزا سچا مسیح ہوتا تو اس کی آمد سے امت مسلمہ کو ایک ہوجانا چاہئے تھا۔ مرزا کے خروج کی نحوست سے امت مزید انتشار کا شکار ہوئی۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ مرزا قادیانی مسیح ہدایت نہیں، بلکہ دجال اکبر کا چیلہ تھا۔

قادیانیوں سے سوالات

حال ہی میں قادیانی جماعت نے اپنے چینل پر مسلمانوں سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا ہے۔اس وقت تک ان کے سات سوالات سامنے آئے ہیں۔ان کے سوالات کے جوابات اسی شمارہ میں ہم نے دیئے ہیں۔وہ وہاں ملاحظہ فرمالئے جائیں۔

لیکن اس کے ساتھ ضروری ہے کہ اگر وہ اہل اسلام پر اعتراضات کرتے ہیں تو ہم بھی ان سے سوالات کریں، ان کا بھی فرض ہوگا کہ ہمارے سوالات کا جواب دیں۔ یہ بات اب ان پر منحصر ہے کہ وہ کیا راستہ اختیار کرتے ہیں۔انہوں نے اس وقت تک سات سوالات کئے ہیں۔آج کی مجلس میں ہم بھی ان پر سات سوالات کرتے ہیں امید ہے کہ اس کا وہ جواب دینے کی زحمت اختیار کریں گے۔

اہل اسلام کی طرف سے قادیانیوں پر سوال نمبر۱

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ تیری عمر ۷۴ سے ۸۶ سال کے درمیان ہوگی۔ یہ ان کی مختلف عبارات کا خلاصہ ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ پیدائش کی طرح حق تعالیٰ نے ہر ایک کی واپسی کا وقت متعین فرمادیا ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے: اذا جآء اجلھم فلا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون (یونس:۴۹) وقت متعین میں کوئی تقدیم وتاخیر نہیں۔اول سے یہی چلا آیا ہے۔مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی والہام کے ذریعہ ۷۴ سے ۸۶ سال تک میری عمر ہوگی، کا وعدہ فرمایا۔ یہ عبارت بتاتی ہے کہ الہام مرزا صاحب نے اپنی طرف سے گھڑا، یا اسے معلّم الملکوت نے تعلیم کیا، اسے منسوب اس نے باری تعالیٰ کی طرف کیا۔اگر یہ الہام الٰہی ہوتا تو بارہ سال کا وقفہ اس میں نہ ہوتا۔حق تعالیٰ اس کی نسبت قطعی بات فرماتے۔اس پر قادیانی کیا فرماتے ہیں؟

اہل اسلام کی طرف سے قادیانیوں پر سوال نمبر۲

مرزا غلام احمد قادیانی خود اور اس کے حواری اس کی زندگی میں برابر لکھتے رہے کہ مرزا صاحب کی پیدائش ۱۸۳۹، ۱۸۴۰ء کی ہے۔مرزا کی وفات سب ہی قادیانی مانتے ہیں کہ ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔اس حساب سے اس کی کل عمر ۶۸، ۶۹ سال بنتی ہے۔ پیشگوئی عمر کی اقل مدت ۷۴ سال تھی یہ عمر اقل مدت کو بھی نہ پہنچی۔

اب پوری قادیانیت نے مرزا قادیانی کے دامن سے کذب کا دھبہ مٹانے کے لئے اس کذب پر اجماع کرلیا کہ مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔خود مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۸، ۳۹ء میں ہوئی۔اس کے مرنے کے بعد اس کے مرید کہتے ہیں کہ نہیں صاحب وہ ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ہمارا سوال ہے کہ اس بات میں مرزا قادیانی سچا ہے یا اس کے امتی؟ کون سچا، کون جھوٹا؟

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر۳

پوری قادیانی جماعت مل کر مرزا قادیانی یا اس کی جماعت کے ذمہ دار شخص کا ایک حوالہ پیش کر سکتے ہیں کہ جو مرزا قادیانی کی زندگی کا ہو، جس میں صراحت کے ساتھ تحریر کیا گیا ہو کہ ۱۸۳۵ء میں مرزا قادیانی کی پیدائش ہوئی۔

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر۴

تمام تر قادیانی جماعت مرزا قادیانی کی بیوی نصرت جہاں بیگم کو ''ام المؤمنین'' کہتے، لکھتے اور مانتے ہیں۔ لیکن حکیم نورالدین نے پوری زندگی اسے ''بیگم صاحبہ'' ہی لکھا اور کہا ہے۔ کیا کوئی قادیانی، حکیم نورالدین کا ایک صریح و صحیح اپنا تحریری حوالہ دکھا سکتا ہے جس میں اس نے مرزا قادیانی کی بیوی اور قادیانیوں کی امّ کو ام لمؤمنین کہا ہو۔ (اس حوالہ نہ ملنے پر مزید سوالات جو پیدا ہوتے ہیں ان کی سنگینی ملحوظ رہے۔)

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر۵

مرزا قادیانی نے کہا کہ میرا محمدی بیگم سے آسمانوں پر نکاح ہو گیا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ زمین پر وہ نکاح نہ ہوا، وہ مرزا کے گھر میں نہ آئی۔ اس پر قادیانی کہتے ہیں کہ نکاح نہ ہونے، مرزا کی بیوی نہ بننے کے باوجود پیشگوئی پوری ہو گئی۔ قادیانیوں کے نزدیک محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں نہ آئی، پیشگوئی پھر بھی پوری ہو گئی۔ نکاح میں آ جاتی پیش گوئی پھر بھی پوری ہو جاتی۔ تو اس پیشگوئی کے پورا نہ ہونے کی کون سے صورت ہوئی؟ یاد رہے قادیانی جنرل عبدالعلی، قادیانی جنرل ملک اختر کے بھائی ملک جعفر خان کا یہ سوال ہے۔ جو پہلے خود بھی قادیانی تھا۔

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر۶

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا اپنی حقیقی اور پوری قادیانی جماعت کی (سوائے حکیم نورالدین کے) روحانی والدہ کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی پر دست اور قے کا حملہ ہوا۔ متعدد بار وہ اس کا شکار ہوا۔ آخر میں مرزا قادیانی کا لیٹرین جانا مشکل ہو گیا۔ تو اس کی چارپائی کے ساتھ عارضی جائے تقاضہ تیار کی گئی۔ مرزا قادیانی آخری بار تقاضہ کر کے اٹھنے لگے تو گر گئے اور سر چارپائی کی لکڑی سے جا لگا۔ سر چارپائی کی لکڑی پر، تو دھڑ نیچے کس پر تھا؟ بس اس کے سر دست اتنے حصہ کا جواب چاہئے۔

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر۷

مرزا قادیانی کے سسر، مرزا محمود قادیانی کے نانا اور قادیانی جماعت کے محسن جنہوں نے مرزا محمود کو خلیفہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے وہ اپنے نبی کا فرمان تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مجھے کہا کہ''

مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے‘‘۔ اس بات کے بعد مرزا صاحب نے کوئی بات نہیں کہی اور چل دیئے۔ کیا مرزا صاحب کے اس آخری فرمان پر آپ حضرات اعتقاد رکھتے ہیں یا نہ؟

نوٹ: ان سات سوالات کے جوابات براہ کرم، دو، دو چار کی طرح ارشاد فرمایئے اگر، مگر، اگر چہ، مگر چہ، چونکہ، چنانچہ، لہٰذا سے پاک صاف جواب مل جائیں تو پھر آگے چلیں گے۔ ہمارے جو آگے سوال ہوں گے، مثلاً مرزا قادیانی ابتداء میں کہتا تھا کہ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر اور لعنتی ہے۔ آخر میں مرزا صاحب نے کہا کہ مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا۔ جو مرزا کے اول و آخر کی ان دونوں باتوں کو نہ مانے کیا وہ اول و آخر مرزا کا منکر ہے یا نہ۔ یا حجر اسود کو سنٹر میں چوما جاتا ہے کوئی مدعی نبوت کہے کہ میں حجر اسود ہوں تو کیا............ پھر جوابات میں فلاں نے یہ لکھا، یہ لکھا۔ معتبر نہ ہوگا بحث آپ کے مدعی کی ہے نہ کسی اور کی؟ سمجھے صاحب! یہاں سے اگلی ٹرن میں بحث ہوگی۔۔۔ یا ایک مدعی نبوت نے خشوع وخضوع میں عورت کی اندام نہانی، کمال لذت وغیرہ کے متعلق جو فرمایا اس مدعی نبوت کے ماننے والوں سے درخواست کریں گے کہ اپنے نبی کی یہ عبارت.........مرزا صاحب خود مریم بنے پھر خود سے خود پیدا ہو کر مسیح بنے۔ یہ سوال بھی خود سے خود پیدا ہو رہے ہیں۔ یا مرزا صاحب نے پاک تثلیث ایک سے تین، تین سے ایک کا فلسفہ بیان کیا۔ یہاں دس سے سات۔ سات سے دس۔ چلو بس۔

ضروری وضاحت

۷؍جون ۲۰۲۰ء بروز اتوار بعد از نماز عصر یہاں تک سوالات کی ترتیب، کمپوزنگ اور ریکارڈنگ سے فارغ ہوچکے تھے۔ ۸ جون ۲۰۲۰ء بروز سوموار صبح ۹ بجے قادیانیوں کے دو سوال مزید میرے سامنے لائے گئے جن کے اسی وقت جوابات لکھ کر دے دیئے۔ اب یہاں ضرورت تھی کہ قادیانیوں نے سات سوال کئے، ہم نے جواباً ان پر بھی سات سوال کئے۔ آخر میں ان کے جوابات کے بعد ہم نے مزید جن سوالات کی طرف اشارہ کیا تھا، وہ جوابات نہیں آئے تھے کہ دو سوال مزید آگئے۔ تو دیانت کا تقاضہ یہ ہے کہ سوال نمبر ۷ کے بعد جن سوالات کا اشارہ کیا تھا وہ سوالات تو پہلے کے سات سوالات کے جوابات آنے کے بعد کئے جائیں لیکن قادیانی حضرات کے دو سوالات مزید آگئے ہیں تو ہم بھی دو سوالات کا اضافہ کرتے ہیں۔

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر ۸

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (شہادت القرآن ص۳، خزائن ج۶ ص۳۹۶) پر لکھا ہے ’’اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے‘‘ مرزا نے اپنے زمانہ کے اکثر قادیانی جماعت کے لوگوں کے متعلق جو مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے مرزا کے (معاذ اللہ) صحابی بن چکے تھے۔ مرزا ان کو درندوں

سے بدتر قرار دے رہا ہے۔ اس حوالہ میں ا...... مرزا کے زمانہ تحریر کے،۲...... اکثر قادیانی جماعت کے لوگ، ۳...... مرزا کے صحابی۔ قادیانی معترض پورا حوالہ پڑھ لیں اس میں تینوں ثابت ہیں۔

اب سوال صرف یہ ہے کہ درندوں میں کتے، بلے، بھیڑیئے اور سور سب شامل ہیں۔ تو اس کی تحریر کے وقت قادیانی کے اکثر لوگوں کی یہ حالت تھی۔ کیا مرزا صاحب کا یہ فرمان آپ مانتے ہیں؟

اہل اسلام کا قادیانیوں سے سوال نمبر ۹

مرزا قادیانی (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۲ ص ۱۵۹، خزائن ج۱۵ ص ۴۸۳) پر لکھتا ہے: ’’اس کے (یعنی مسیح موعود کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحۂ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام، پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔‘‘

مرزا قادیانی نے ابن عربی کی اس پیشگوئی کو قرآن مجید کی عبارت النص تسلیم کر کے نہ صرف تائید کی بلکہ اس کے مصداق بننے کے بھی مدعی ہوئے۔

فرمایئے! مرزا قادیانی کے وجود میں ’’مسیح موعود‘‘ کی یہ خاص علامت پائی گئی ہے؟ کیا ان کے مرنے کے بعد جتنے انسان پیدا ہوئے وہ سب وحشی ہیں؟ اور انسانیت صفحہ ہستی سے مٹ گئی ہے؟ کیا کوئی بھی حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھنے والا دنیا میں موجود نہیں؟

اگر مرزا قادیانی میں یہ علامت نہیں پائی گئی تو وہ مسیح موعود کیسے ہوئے؟ اور اگر پائی گئی ہے تو دوسرے کے لوگوں کا تو قصہ جانے دیجئے۔ خود قادیانی جماعت کے بارے میں تمہارا کیا فتویٰ ہے؟ کیا یہ بھی وحشیوں کی جماعت ہے؟ کیا ان میں حقیقی انسانیت قطعاً نہیں پائی جاتی؟ اور ان کو حلال وحرام کی کچھ تمیز نہیں؟

نیز وحشیوں میں شامل تمام وحشی وہ سب کے سب مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد جو پیدا ہوئے، ہم مسلمان تو مرزا کے اس فلسفہ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ وہ قادیانی جو مرزا کے مرنے کے بعد پیدا ہوئے وہ زندہ، مردہ یا جو بعد میں پیدا ہوں گے وہ سب قادیانی، مرزا کے نزدیک وحشی ہیں اس پر قادیانی کیا فرماتے ہیں؟

پیرس یونیورسٹی و نیشنل لائبریری

جولائی ۱۹۶۹ء میں مولانا ماہر القادری نے اپنے سفرنامہ میں لکھا:

فرانس میں یونیورسٹیوں کی تعداد پچاس سے اوپر ہے، صرف پیرس کی ایک یونیورسٹی کی تعداد طلباء سال گذشتہ (۱۹۶۸ء) میں بیاسی ہزار تھی .... پیرس کی نیشنل لائبریری میں ساٹھ لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔ (یہ ۱۹۶۹ء کی بات ہے) (سیاحت نامہ ص ۱۲۴،۱۲۳)

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتب کا آنا ضروری ہے...... تبصرہ نگار: مولانا اللہ وسایا

الاربعینیات من احادیث مفتاح الجنّات ﷺ!

ڈیرہ اسماعیل خان کے معروف نوجوان عالم مولانا محمد اسلم معاویہ ہیں۔ اپنے مزاج اور طبعی ذوق کے مطابق انتہائی متواضع مگر بھرپور متحرک شخصیت کے مالک ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا بھی عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔ اپنی لائبریری میں کتابوں کا بھی خاصہ ذخیرہ جمع کررکھا ہے۔

آپ حضرت مولانا علاؤالدینؒ کے خوشہ چین ہیں۔ جامعہ اشرفیہ مان کوٹ میں حضرت مولانا محمد اشرف ایسے صالح عالم ربانی سے بھی فیض یافتہ ہیں، جامعہ خیرالمدارس ملتان کے فارغ التحصیل ہیں۔ انتہائی خوشی کی بات ہے کہ رسائل، پمفلٹ، ٹریکٹ مختلف انواع کی ترتیب واشاعت میں ہمیشہ ساعی رہتے ہیں۔ اور یوں خلق خدا کا ایک حلقہ ان کی ان کاوشوں سے دینی فیض اٹھاتا رہتا ہے۔ چاہ ملک میں جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ کے نام سے آپ نے دینی ادارے کی داغ بیل ڈال رکھی ہے، جو ترقی کی طرف گامزن ہے۔

حق تعالیٰ نے نبی مکرم آخرالزمان خاتم النبیین ﷺ پر پہلی وحی میں پڑھنے پڑھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ن والقلم میں قلم کا بھی مژدہ حق تعالیٰ کی آخری کتاب سماوی قرآن مجید میں موجود ہے۔ لکھنے پڑھنے کا یہ اعزاز اس آخری امت کے لئے ایسے قابل رشک مقدر بنا کہ دینی ودنیاوی، تاریخی وتحقیقی میدان کے جتنے شعبہ ہیں امت نے اپنی قلمی کاوشوں کے ایسے علم لہرائے ہیں کہ خیروبرکت کے سائے کا سائبان تن دیا گیا۔

خود رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس کے حوالے سے آپ کی سیرت طیبہ اور سوانح مبارکہ پر اوائل اسلام سے آج تک اتنا کام ہوا ہے اور برابر اتنا ہوتا چلا جارہا ہے کہ صرف اس کام کی فہرست کا احاطہ کرنا مستقل تحقیق کا میدان بن گیا ہے۔ اس آخری امت نے اپنے نبی آخرالزمان ﷺ کے ایک ایک فرمان پر تحقیق وتلاش کا ایسا ریکارڈ قائم کیا ہے کہ دنیائے تحقیق کو سردھننے پر مجبور کردیا گیا۔

بھلا توجہ فرمائیے! آپ ﷺ زندگی بھر کس کس موقعہ پر مسکرائے یا کس کس موقع پر آپ ﷺ نے آنسو بہائے، ان دونوں عنوانات پر چھپا چھپایا ریکارڈ موجود ہے۔ آپ ﷺ پر کہاں کہاں اور کیا کیا وحی اتری اس پر کتاب آچکی ہے۔ آپ ﷺ نے ایک فرمان میں ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں، حق تعالیٰ اسے سرخروئی سے سرفراز کریں۔ لیجئے! صرف اس ارشاد گرامی کی تعمیل

میں مختصر وطویل احادیث کی ہر موضوع پر اربعین، اربعین احادیث جمع کی گئیں۔ اب تو دین ودنیا، اخلاق وتہذیب، تعلیم وتربیت، عقیدہ وعمل کا کوئی شعبہ باقی نہیں رہا، جس پر چالیس چالیس احادیث کا مجموعہ موجود نہ ہو۔ قدیم محدثین سے لے کر آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور اس پر اتنا کام ہوا ہے کہ اس کی فہرستیں مرتب کرنا بھی تحقیق کا ایک مستقل میدان بن گیا ہے۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بہت سارے مقامات ہیں جن میں چالیس کا ذکر ہے، فضائل ومسائل، احکام واعمال، عقائد ونظریات کی وہ احادیث مبارکہ جن میں چالیس کے عدد کا تذکرہ ہے۔ ہمارے ممدوح مولانا محمد اسلم معاویہ نے ان احادیث کو جمع کرنا شروع کیا تو سو سے بھی زائد احادیث مبارکہ کے انتخاب وجمع، ترتیب وتوضیح، ترجمہ وتفسیر کی تمام خوبیوں سے کتاب جمع کر دی جو ۲۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس انوکھے ونرالے اور دلچسپ موضوع پر دین ودنیا کی بہت ساری خیر وبرکت کو امت اپنی جھولی میں اس کتاب کے ذریعہ جمع کر سکتی ہے۔ اس کاوش پر مولانا محمد اسلم معاویہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ یہ درویش صفت عالم اس طرح آگے بڑھتے رہے تو ایسے مقام رفیع پر فائز ہوں گے کہ جسے دیکھنے کے لئے ہمیں پگڑیاں سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ یہ توقع بھی ہے اور دعا بھی، اس سے زیادہ کیا عرض کیا جائے۔ عرصہ سے کتاب رکھی تھی، خواہش کے باوجود اس پر چار لفظ نہ لکھ سکا، اب عزیزی حافظ محمد انس نے کتاب لاکر سامنے رکھی اور ایسے طور پر تکرار واصرار سے بڑھے کہ تعمیل ارشاد کرا کے چھوڑی۔ لیجئے! مولانا محمد اسلم معاویہ ہوں یا عزیزی محمد انس دونوں کے حکم پر عمل ہوگیا۔

اہل ذوق عشاق حدیث رسول اللہ ﷺ کے لئے مجموعہ احادیث سے صرف ان احادیث کا انتخاب جن میں چالیس کے عدد کا تذکرہ ہوا۔ اس عنوان پر اس حسین گلدستہ سے ایمان وجگر اور فکر ونظر کو مستفید کیجئے۔ جامع مسجد الحبیب جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ چاہ ملک والا ڈیرہ اسماعیل خان سے رجوع کیجئے۔

مدینہ منورہ، جنت البقیع

”مدینہ منورہ کا ایک ایک مقام زمین پر اللہ کی آیت ہے اور اللہ کی ہر آیت فکر وتامل اور اظہار عقیدت واحترام کی فرصت چاہتی ہے۔ ٹیکسی میں یہ سفر طائرانہ پرواز ہی رہی، دوبار جنت البقیع کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہاں کی سرزمین میں ایمان وصداقت کے آفتاب وماہتاب اور اسلام کے کواکب وسیارگان پنہاں ہیں: ”دفن ہوگا کہیں اتنا نہ خزانہ ہرگز“ یہاں کی ٹوٹی پھوٹی قبروں کے سامنے تاج محل کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ مکان کی عظمت مکین کی نسبت سے ہے“۔　(سیاحت نامہ ۲۵۷)

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

سہ ماہی اجلاس مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۹؍مئی ۲۰۲۰ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے کی۔

اجلاس میں مفکر اسلام حضرت علامہ خالد محمودؒ پی۔ایچ۔ڈی لندن، دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولانا سعید احمد پالن پوریؒ، پنجاب کے معروف خطیب مولانا عبیدالرحمٰن ضیاءؒ کمالیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے رہنماؤں مولانا سید ضیاء الحسن شاہؒ، مولانا محمد احمد مجاہدؒ، ڈیرہ غازی خان سے جماعتی متحرک اور فعال رہنما مولانا غلام اکبر ثاقبؒ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سابق مبلغ مولانا سید ممتاز الحسن گیلانیؒ کے فرزند ارجمند مولانا سید مظفر الحسن گیلانیؒ، مردان کے قاضی عمر خطاب، مبلغ مولانا عابد کمال کے بھائی، خطیب ہزارہ مولانا سید عبدالعزیز شاہ، لیہ کے حاجی قاری محمد لطیف، دارہ دین پناہ کے حفظ کے استاد قاری حاجی محمد، نارروال کے خطیب مولانا یحییٰ محسن، جلال پور جٹاں سے قاری محمد احمد، پھالیہ منڈی بہاؤالدین سے حاجی صغیر احمد، قصور سے حافظ عبداللطیف، حافظ محمد اکرم، اوکاڑہ کے قاری خالد حسین تھانوی، کوئٹہ مجلس کے رہنما حاجی نعمت اللہ عرف حاجی کالے خان کی وفات حسرت آیات پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ ان سب کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور ان کی مغفرت کی دعا کی گئی۔

مبلغین نے لاک ڈاؤن کی وجہ سے احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے حکمت عملی طے کی۔ گزشتہ سہ ماہی میں کئی ایک مقامات پر کانفرنس اور کورسز طے ہوئے تھے جو لاک ڈاؤن کی وجہ سے منعقد نہ ہو سکے۔ حالات سازگار ہونے پر پروگرام منعقد کئے جائیں۔ مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد نے مبلغین کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز پیش کیں، ان کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ ۱۹۳۴ء سے ۲۰۱۹ء تک تحریک ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے دس جلدوں میں مرتب کی۔ کتاب خوبصورت جلد اور طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔ مولانا کی اس کوشش و کاوش پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مقدمہ بہاول پور جدید حوالہ جات کے ساتھ اس کی کمپوزنگ ہو چکی ہے۔ عنقریب زیور طباعت سے آراستہ و پیراستہ ہو کر منظر عام پر آجائے گا۔

لٹریچر: تلاش حق، عقیدہ ختم نبوت اہمیت وفضیلت، فتنہ قادیانیت کو پہچانئے، عشق مصطفیٰ ﷺ اور ہماری ذمہ داری۔ چار پمفلٹ ایک ایک لاکھ شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

نئے مبلغین کا تقرر: مولانا محمد عرفان لاہور، مولانا محمد طارق اور مولانا ابرار شریف کراچی اور مولانا محمد سلمان کو بہاول لنگر میں معان مبلغ مقرر کیا گیا۔

چناب نگر کانفرنس: ۳۹ویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۴،۵ ربیع الاول مطابق ۲۲،۲۳ اکتوبر ۲۰۲۰ء بروز جمعرات وجمعۃ المبارک منعقد ہوگی۔

شام میں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور اہل خانہ کی قبروں کی بے حرمتی کی مذمت کی گئی اور او۔آئی۔سی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اکابرین کی قبروں کی بے حرمتی پر شام کے خلاف کارروائی کریں اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

وفاق المدارس العربیہ اور اتحاد مدارس دینیہ کی قیادت سے مطالبہ کیا گیا کہ جب کاروباری ادارے، مارکیٹیں اور دیگر اجتماعات کے مقامات کھل سکتے ہیں تو دینی مدارس کی بندش ناقابل فہم ہے۔ احتیاطی تدابیر کے ساتھ کھولنے کا اعلان کیا جائے تاکہ طلبہ کا تعلیمی نقصان نہ ہو۔

راجن پور...... مسلمان عیدگاہوں کی فہرست میں قادیانی عبادت گاہوں کے نام شامل

قادیانی اسلام اور پاکستان آئین وقانون کے مطابق کافر، مرتد اور زندیق ہیں اور کسی بھی قسم کے شعائر اسلام استعمال نہیں کرسکتے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے اس دجل وفریب کو اسلام کا نام بھی نہیں دے سکتے۔ گزشتہ رمضان المبارک میں راجن پور پولیس کا عید کے حوالے سے سیکورٹی پلان سامنے آیا جس میں عیدگاہوں کی لسٹ میں قادیانیوں کے مرزواڑوں (عبادت گاہوں) کے نام شامل تھے۔ دیگر مسالک کی طرح احمدی (قادیانی) کو مسلک لکھا گیا جب کے آئین کے مطابق قادیانیت ایک فتنہ اور کفر ہے۔ کوئی مسلک یا فرقہ نہیں۔ مسلمانوں کی عیدگاہوں کی لسٹ میں قادیانیوں کا نام شامل ہونے پر ضلع کی عوام نے سوشل میڈیا پر شدید احتجاج کیا جس پر ڈی پی او صاحب راجن پور نے فوری نوٹس لے کے قادیانیوں کو فوری لسٹ سے نکالنے کا حکم جاری کیا اور سیکورٹی پلان کو دوبارہ مرتب کرنے کا حکم دیا اور غلطی کی نشاندہی پر ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راجن پور صاحبزادہ جلیل الرحمٰن صدیقی کو سراہا اور یقین دلایا کے یہ ٹیکنیکل غلطی ہے جس کی فوری تصیح کردی گئی ہے۔ یادرہے قادیانی اپنی کسی سرگرمی کو شعائر اسلام سے نہیں جوڑ سکتے۔ تمام ختم نبوت کے مجاہدین اور راجن پور کے مسلمان اس بات پر مبارک باد کے مستحق ہیں

بہاول نگر میں قادیانیوں کی خلاف قانون سرگرمیاں

ہومیو ڈاکٹر محمد ایوب

گزشتہ ماہ قادیانیوں نے ہمارے علاقہ چک ایچ آر ۳۱۵ میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہونے کے لئے ہینڈ پمپ نلکے لگوانے شروع کئے۔ ہمیں معلوم ہوا تو میں اور مفتی عبدالہادی نے چند دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ان کے نلکوں کا وزٹ کیا اور لوگوں کو سمجھایا کہ یہ مرتد کافر ہیں۔ ان کے نلکوں کا پانی جائز نہیں۔ جب قادیانیوں کو پتہ چلا تو انہوں نے میرے خلاف تھانہ مروٹ میں درخواست دی کہ ایوب ہمارے کام میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔ ہم تو غریب لوگوں کو نلکے لگوا کر دے رہے ہیں۔ شام کو مجھے تھانہ مروٹ سے فون آیا کہ آپ صبح کو ایس ایچ او صاحب کو ملیں۔ آپ کے خلاف مرزائیوں نے درخواست دائر کی ہے۔ اگلے دن ہم تھانہ گئے تو ایس ایچ او نے زبانی ہمیں درخواست کا متن بتایا۔ ہم نے کہا کہ درخواست دہندہ کو بلاؤ۔ انہوں نے رابطہ کیا تو قادیانی نے کہا کہ میں بہاول پور گیا ہوں۔ اگلے دن دس بجے کا وقت طے ہوا۔ لیکن وہ دوسرے روز بھی نہ آیا۔ پھر تیسرے روز بھی نہ آیا تو ہم نے مطالبہ کیا کہ قادیانی آئین و مذہب کے باغی ہیں۔ اس لئے ان کے یہ تمام کام ختم کئے جائیں اور ان کے گھروں پر جو ماشاءاللہ اور اس قسم کے دوسرے الفاظ درج ہیں انہیں اتروایا جائے۔ تیسرا قادیانیوں کا ایک ہوٹل چل رہا ہے۔ وہ بھی بند کیا جائے۔ نہیں تو اس کے ساتھ ایک بورڈ آویزاں کیا جائے کہ ’’قادیانی، مرزائی ہوٹل‘‘ تا کہ سادہ لوح یا مسافر مسلمانوں کو پتہ چلے کہ یہ مرزائیوں کا ہوٹل ہے۔

اسی اثنا میں میرا رابطہ جامعہ امدادیہ چنیوٹ کے ناظم مولانا سیف اللہ خالد اور مولانا عزیز الرحمٰن ثانی انچارج مدرسہ چناب نگر ختم نبوت سے ہوا۔ انہوں نے راجن پور کے امیر صاحبزادہ جلیل الرحمٰن صدیقی سے رابطہ کروایا۔ کیونکہ راجن پور میں بھی قادیانیوں نے کچھ عرصہ قبل نلکے لگوائے تھے۔ جو علاقے کے مسلمانوں کی کوشش سے اکھاڑ دیئے گئے۔ جناب صاحبزادہ صاحب نے مجھے وہ کاغذات واٹس ایپ کئے جن سے ہم نے استفادہ حاصل کیا اور ایس ایچ او کے پاس دوبارہ گئے۔ ہمارے کہنے پر ایس ایچ او نے پولیس وین ہمارے چند ساتھیوں کے ہمراہ بھیجی۔ وہاں سے سامان اٹھا کر نمبردار کے ڈیرہ پر ڈالا اور جس آدمی کے گھر کے باہر نلکا لگ رہا تھا اس کو سمجھایا۔ اس نے نلکا بھی اتروایا اور توبہ استغفار کی۔ ہم پھر ڈی ایس پی کے پاس گئے اور یہ باتیں انہیں بتائیں۔ ڈی ایس پی نے ہم سے وعدہ کیا کہ ان کے گھروں سے ماشاء اللہ اتروائے گا۔ لیکن نلکے کے بارے میں کہا کہ مقامی لوگوں سے رابطہ کریں۔ اس کے بعد ہم نے چکوک میں لوگوں سے رابطہ کیا۔ تا کہ لوگ ان کی تبلیغ و تشہیر اور منافقت میں نہ آئیں اور سادہ لوح لوگوں کو سمجھ آجائے کہ یہ ہمارے نبی ﷺ اور دین اسلام کے کتنے بڑے دشمن ہیں۔

اعلان اشاعت خاص

بیاد: بحرالعلوم، سلطان العلماء، مفکر اسلام

حضرت مولانا علامہ خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ

مجلّہ ''صفدر'' لاہور حضرت علامہ صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت و خدمات پر ایک ''خاص نمبر'' شائع کر رہا ہے، جس میں معاصرین، تلامذہ، متعلقین و محبین اور عوام میں سے استفادہ کرنے والے حضرات کے تاثرات بھی شامل ہوں گے۔ جو حضرات اپنے مضامین و مقالات، تاثرات، تعزیتی پیغامات یا منظوم کلام ارسال فرمانا چاہیں، جلد از جلد درج ذیل پتے، ای میل یا واٹس ایپ نمبر پر ارسال فرما دیں۔ جو حضرات اپنے تاثرات زبانی بتانا چاہیں، وہ اپنے نام، پتے اور مکمل تعارف کے ساتھ درج ذیل نمبر پر صوتی پیغام (وائس میسج) بھی ارسال فرما سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگر کسی صاحب کے پاس حضرت علامہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا مکتوب یا تحریر موجود ہو تو اسے بھی ارسال فرمانے کی گزارش ہے۔ اگر مضمون، مقالہ، مکتوب یا تاثرات کمپوز شدہ ہوں تو اُن کی ''اِن پیج'' فائل بھی ای میل یا واٹس ایپ فرما دیں تو نوازش اور اِدارے کے ساتھ دوہرا تعاون ہوگا۔

حمزہ احسانی، مجلّہ صفدر، مکان نمبر 4، گلی نمبر 82

محمود سٹریٹ، محلّہ سردار پورہ، اچھرہ، لاہور

hamza.ehsani44@gmail.com

0312-4612774

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	تحریک ختم نبوت 10 جلد مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	150
23	سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150
24	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	300
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	400
28	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	

نوٹ: قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر مصدقہ رپورٹ سیٹ کی قیمت-/700 روپے تھی لیکن کاغذ کی قیمت میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اب سیٹ کی قیمت-/1000 روپے کردی گئی ہے۔

نوٹ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

قیمت فی شمارہ -/20 روپے
قیمت سالانہ -/240 روپے